عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
انٹرنیشنل
ہفت روزہ

ختم نبوت

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL
جلد ۷ — شمارہ ۳

قادیانیت کے رنگ و روپ

نشہ ایک قبیح عادت

شوہر کا اپنی بیوی پر ظلم کرنا گناہ کبیرہ ہے

قادیانی تاریخ پاکستان کو مسخ کرتے ہیں

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد کی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان
فون — ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
ایم اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی ۳
فون — ۷۱۱۹۲۱

کراچی والے حضرات اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹ — الائیڈ بنک کھوڑی گارڈن میں بھی جمع کروا سکتے ہیں

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد ۷ | ۲۴ شوال تا یکم ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ مطابق ۱۰ تا ۱۶ جون ۱۹۸۸ء | شمارہ نمبر ۳

زیر سرپرستی
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت
حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون : ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــــ متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد ـــــ عبدالرؤف جتوئی
گوجرانوالہ ـــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ـــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ـــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ـــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر ـــــ دین محمد فریدی
جھنگ ـــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ـــــ محمد راشد مدنی
پشاور ـــــ مولانا نور الحق نور
لاہور ـــــ طاہر رزاق مولانا کریم بخش
مانسہرہ ـــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ـــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ـــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ـــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ـــــ فیاض حسن سجاد نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ـــــ محمد متین خالد
ملتان ـــــ عطاء الرحمان
سرگودھا ـــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ) ـــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ـــــ چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر ـــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین ـــــ راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا ـــــ
امریکہ ـــــ چوہدری محمد شریف نکودری • ڈنمارک ـــــ محمد ادریس • ٹورنٹو ـــــ حافظ سعید احمد
دوبئی ـــــ قاری محمد اسماعیل • ناروے ـــــ میاں اشرف عالم • ایڈمنٹن ـــــ عامر رشید
ابوظبی ـــــ قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ ـــــ محمد زبیر افریقی • سوئٹزرلینڈ ـــــ آفتاب احمد
لائبیریا ـــــ ہدایت اللہ شاہ • ماریشش ـــــ محمد اخلاص احمد • برما ـــــ محمود یوسف مظاہری
باربیڈوس ـــــ اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ ـــــ اسماعیل ناخدا •
سوئٹزرلینڈ ـــــ اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس ـــــ عبدالرشید بزرگ •
برطانیہ ـــــ محمد اقبال • بنگلہ دیش ـــــ محی الدین خان •

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ـــــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ـــــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ ـــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ـــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ـــــ ۳۷۵ "
ایشیا ـــــ ۳۷۵ "

ایڈیٹر و پبلشر : عبدالرحمٰن یعقوب باوا ـــــ طابع : سید شاہد حسن ـــــ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ـــــ مقام اشاعت : ۲۰/۲ اے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳ •

اے مالکِ جاں!

عبدالمجید اسلم، نادی، جزائر فیجی

رہزن نے لبادے بدلے ہیں، ہر گام پہ رہبر کہلائے
تہذیب سیاست کلچر کے، ہر موڑ پہ سرور کہلائے
ہر جھوٹ کو سچ کا روپ دیا، انصاف کا پیکر کہلائے
گھبرا کے اگر ڈھونڈی ہے پناہ، تیرا ہی سہارا پائے ہیں
اے مالکِ جاں تیرا ہے کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

انکار کے وہ کانٹے ہیں اُگے ہر شے کی حقیقت بھول گئے
ہر سو ہے فسانوں کا جمگھٹ اپنی بھی حقیقت بھول گئے
جو نفس نے چاہا کر بیٹھے سب درسِ حقیقت بھول گئے
جس جا کہ تجھے ڈھونڈا پایا جن کو ہو طلب وہ پائے ہیں
اے مالکِ جاں تیرا ہے کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

امروز کا غم گھیرے سب کو وحشت کا جہاں آباد ہوا
اندیشۂ فردا کچھ بھی نہیں انجام جہاں برباد ہوا
تاراج ہوئے اقدار سبھی ہر فردِ یہاں ناشاد ہوا
آئینِ جہاں طاغوت بنا، طاغوت کو ٹھکرا آئے ہیں
اے مالکِ جاں تیرا ہے کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

جو کفر کی چنگاری بھڑکی، سینوں کی تپش اُبھری چمکی
فتنوں نے دیئے ہیں زخم کئی اور درد نے انگڑائی لے لی
نظریں ہیں امیدوں کا مدفن، ترتیبِ عمل بکھری بکھری
مسموم فضاؤں میں جینا، اک آس پہ جیتے آئے ہیں
اے مالکِ جاں تیرا ہے کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

ذہنوں کی کثافت کے بادل، الحاد کے یہ فن پارے ہیں
کردار سے بے بہرہ پاگل تہذیب کے اب رکھوارے ہیں
ہر علم کا مقصد راہ زنی، تخریب نمایاں نعرے ہیں
فرمان پہ تیرے ہو کے فدا دیوانہ ہم کہلائے ہیں
اے مالکِ جاں تیرا ہے کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

بنیاد پرستی کا طعنہ ارباب ہوس کا فتنہ ہے
بہروپ ہیں علم و دانش کے شیطان سے ان کا رشتہ ہے
سچائی کے یہ ابدی دشمن، تخریب سے ان کا ناتہ ہے
ابلاغ کے یہ عصری فتنے دھوکے کا علم لہرائے ہیں
اے مالکِ جاں تیرا ہے کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

جو لوگ ستم ایجاد ہوئے انصاف وہی لکھنے بیٹھے
مقتل کو سجایا یاروں نے تلقینِ امن کرنے بیٹھے
پھونکا ہے جنہوں نے میرا چمن الفت کا سبق دینے بیٹھے
اسلوب نرالا ظالم کا، مظلوم جہاں گھبرائے ہیں
اے مالکِ جاں تیرا ہے کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

معیارِ ترقی بے دینی، ظلمات کے رشتہ داروں میں
تہذیب کی ہے جلوہ ریزی بے شرمی کے گہواروں میں
ہر سو ہے عفونت جلووں کی ایوانوں میں گلزاروں میں
ایسے میں تری رحمت ہے خدا ایمان کا سایہ پائے ہیں
اے مالکِ جاں تیرا ہے کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

ہر سو ہے نفاقوں کا ڈیرا، ہر سمت سالاتِ انساں
عیاری و مکاری ٹھہرے ہیں آج کمالاتِ انساں
افکار و خیالاتِ ناداں طے پائے ہدایاتِ انساں
اسلم کا سہارا ایک خدا، اس ایک پہ جیتے آئے ہیں
اے مالکِ جاں ہے تیرا کرم تیرے ہی کرم کے سائے ہیں

قادیانی ڈاکٹر اور معجزے ——— مرزا طاہر کا بیان

معجزہ اس خارق عادت امر کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً مردہ کو زندہ کرنا سوائے خدا کی ذات کے کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ وہ کسی قبر پر کھڑے ہو کر یہ فرماتے قم باذن اللہ تو وہ مردہ زندہ ہو کر کھڑا ہو جاتا۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار معجزات عطا فرمائے تھے۔ انگلی کے اشارے سے چاند کا دو ٹکڑے ہونا، جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا، آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا جاری ہو جانا، کنکریوں کا کلمہ پڑھنا، درختوں کا آپ کو سلام کرنا، خشک اور مریل قسم کی بکری کے تھنوں سے دودھ کا جاری ہو جانا، تھوڑا سا دودھ ایک پوری جماعت کے لیے کافی ہونا اور پھر بھی بچا رہنا، تھوڑے سے کھانے سے پوری جماعت کا سیراب ہونا وغیرہ وغیرہ۔ یہ بے شمار معجزات ہیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے۔

آج کے دور میں بعض عقل کے پجاری ایسے خارق عادت امور اور معجزات انبیاء کا اس لیے انکار کرتے ہیں کہ وہ ان کی ناقص عقل کے خلاف ہیں۔ گویا خدائے تعالیٰ کی قدرت سے ان کی عقل زیادہ ہے۔ (نعوذ باللہ)

سب جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی جھوٹا اور کذاب تھا۔ اس نے جب جھوٹا دعوائے نبوت کیا تو اس سے خارق عادات امور کی فرمائش ہو سکتی تھیں اور ہوئیں بھی اس لیے کہ جتنے بھی جھوٹے مدعیان نبوت آئے سب سے ہوئیں لیکن مرزا قادیانی نے پیش بندی کے طور پر سرے سے معجزات کا ہی انکار کر دیا تاکہ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری"۔

اس نے حضور تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ شق القمر کا انکار کرتے ہوئے لکھا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقتربت الساعة وانشق القمر ○ وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ○ یعنی قیامت نزدیک آئی اور چاند پھٹ گیا اور جب یہ لوگ خدا کا کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک پکا جادو ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر ظہور میں نہ آیا ہوتا تو ان کا حق تھا کہ وہ کہتے کہ ہم نے تو کوئی نشان نہیں دیکھا اور نہ اس کو جادو کہا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کوئی امر ضرور ظہور میں آیا تھا جس کا نام شق القمر رکھا گیا۔ بعض نے یہ بھی لکھا ہے کہ وہ ایک عجیب قسم کا خسوف تھا جس کی قرآن شریف نے پہلے خبر دی تھی اور یہ آیتیں بطور پیشگوئیوں کے ہیں۔ اس صورت میں شق کا لفظ محض استعارہ کے رنگ میں ہوگا کیونکہ خسوف کسوف میں جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے گویا وہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا ہے۔ ایک استعارہ ہے۔" (چشمہ معرفت ص۲۲۳ از مرزا)

اس کے بعد ایک شخص کے سوال کے جواب میں کہا:

"ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف تھا۔" (اخبار بدر قادیان ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء)

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی جسم عنصری کے ساتھ عالم بیداری میں معراج پر تشریف لے گئے تھے لیکن ملحدین اور قادیانی اس عظیم الشان معجزے کے بارے میں بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ خواب کا معاملہ ہے۔ (العیاذ باللہ)

ہر مسلمان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اگر انبیاء علیہم السلام سے کوئی خارق عادت امر ظاہر ہو تو اسے معجزہ کہا جاتا ہے معجزہ کا لفظ خاص ہے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ لیکن قادیانی یہ کہتے ہیں کہ معجزہ ہر آدمی کے ہاتھ پر ظاہر ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے سرالیون کی تقریر میں کچھ قادیانی ڈاکٹروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ:

"بجلی، پانی اور آپریشن کے لیے بعض ضروری آلات نہ ہونے کے باوجود آپریشن کرتے ہیں مگر آج تک ان کا ایک آپریشن بھی ناکام نہیں ہوا یہ کتنا بڑا معجزہ ہے اور میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ معجزہ اللہ تعالیٰ کی برکات کا ہے۔" (ضمیمہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ۔ فروری ۱۹۸۸ء)

باقی ص پر

قارون کا قصہ

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ

ان قارون کان من قوم موسیٰ فبغیٰ علیھم وآتینٰہ من الکنوز ما ان مفاتحہ لتنوأ بالعصبۃ اولی القوۃ اذ قال لہ قومہ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین ○ وابتغ فیما اٰتٰک اللہ الدار الاٰخرۃ ولا تنس نصیبک من الدنیا واحسن کما احسن اللہ الیک ولا تبغ الفساد فی الارض ان اللہ لا یحب المفسدین ○ قال انما اوتیتہ علی علم عندی اولم یعلم ان اللہ قد اھلک من قبلہ من القرون من ھو اشد منہ قوۃ واکثر جمعا ولا یسئل عن ذنوبھم المجرمون ○ فخرج علی قومہ فی زینتہ قال الذین یریدون الحیوٰۃ الدنیا یٰلیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ لذو حظ عظیم ○ وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن اٰمن وعمل صالحا ولا یلقٰھا الا الصٰبرون ○ فخسفنا بہ وبدارہ الارض فما کان لہ من فئۃ ینصرونہ من دون اللہ وما کان من المنتصرین ○ واصبح الذین تمنوا مکانہ بالامس یقولون ویکان اللہ یبسط الرزق لمن یشاء من عبادہ ویقدر لولا ان من اللہ علینا لخسف بنا ویکانہ لا یفلح الکٰفرون ○

(سورۂ قصص، ع ۸)

قارون حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا چچا زاد بھائی تھا جس کا قصہ مشہور و معروف ہے۔ قرآن پاک میں سورۂ قصص کا آٹھواں رکوع سارا کا سارا اسی قصہ میں ہے جس کا ترجمہ مع توضیح یہ ہے کہ قارون (ذخیرہ) موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی برادری میں سے (ان کا چچا زاد بھائی) تھا، سو وہ (کثرت مال کی وجہ سے) ان لوگوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے لگا، اور ہم نے اس کو اس قدر خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں کئی کئی زور آور شخصوں کو گراں بار کر دیتی تھیں (یعنی ان سے بمشکل اٹھتی تھیں، اور جب خزانوں کی کنجیاں اتنی تھیں تو ظاہر ہے کہ خزانے تو بہت ہی ہوں گے اور اس نے یہ تکبر اس وقت کیا تھا) جب کہ اس کو اس کی برادری نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام وغیرہ نے سمجھانے کے طور پر) کہا کہ تو (اس مال و دولت پر) اترا مت، واقعی اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور تجھ کو خدا تعالیٰ نے جتنا دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کیا کر اور دنیا سے اپنا حصہ (آخرت میں لے جانا) فراموش نہ کر، اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا ہے تو بھی (اس کے بندوں پر) احسان کیا کر (اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور حقوق واجبہ ضائع کر کے) دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو، بے شک اللہ تعالیٰ فسادی لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔ قارون نے (ان کی یہ نصیحتیں سن کر) کہا کہ مجھ کو تو یہ سب کچھ میری ذاتی ہنر مندی سے ملا (کہ میری حسن تدبیر سے یہ سب جمع ہوا، نہ اس میں کچھ غیبی احسان ہے نہ کسی دوسرے کا اس میں کوئی حق ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس کے قول پر عتاب فرماتے ہیں کہ) کیا اس (قارون) نے یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے گزشتہ امتوں میں ایسے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو مال میں بھی اس سے بڑھے ہوئے تھے اور جتھا بھی ان کا زیادہ تھا (یہ تو دنیا میں ہوا اور آخرت میں جہنم کا عذاب الگ رہا) اور مجرموں سے ان کے گناہوں کا (معلوم کرنے کی غرض سے) سوال بھی نہ ہوگا (کہ ہر شخص کا پورا حال اللہ تعالیٰ شانہ کو معلوم ہے، مطالبہ کی وجہ سے سوال علیحدہ رہا) پھر (ایک مرتبہ) وہ قارون اپنی آرائش و شان کے ساتھ اپنی برادری کے سامنے نکلا تو جو لوگ (اس کی برادری میں) دنیا کے طالب تھے وہ کہنے لگے: کیا اچھا ہوتا کہ ہم کو بھی یہ ساز و سامان ملا ہوتا جو قارون کو ملا ہے۔ واقعی یہ قارون بڑا صاحب نصیب ہے (یہ تمنا اور حرص مال کی تھی، اس سے ان لوگوں کا کافر ہونا لازم نہیں ہے جیسا کہ اب بھی بہت سے مسلمان دوسری قوموں کی دنیاوی ترقیات دیکھ کر ہر وقت للچاتے ہیں اور اسی فکر و سعی میں لگے رہتے ہیں کہ دنیاوی فروغ ہمیں بھی ہو) اور جن لوگوں کو علم دین (اور اس کا فہم) عطا کیا گیا تھا وہ (ان حریصوں سے) کہنے لگے ارے تمہارا ناس ہو (تم اس دنیا پر کیا للچاتے ہو) اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب (اس چند روزہ مال و دولت سے لاکھوں درجے) بہتر ہے جو ایسے شخص کو ملتا ہے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کرے اور (ان میں سے بھی کامل درجہ کا ثواب) انہی لوگوں کو دیا جاتا ہے جو صبر کرنے والے ہوں اور پھر (جب ہم نے قارون کی سرکشی کی وجہ سے) اس کو اور اس کے محل سرائے کو زمین میں دھنسا دیا، سو کوئی جماعت ایسی نہ ہوئی کہ اس کو اللہ کے عذاب سے بچا لیتی اور نہ وہ خود ہی کسی تدبیر سے بچ سکا (بے شک اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کون بچا سکتا ہے اور کون بچ سکتا ہے) (قارون پر یہ عذاب کی حالت دیکھ کر) کل جو لوگ اس جیسا ہونے کی تمنا کر رہے تھے، وہ کہنے لگے، بس جی یوں معلوم ہوتا کہ (رزق کی فراخی اور تنگی کا مدار خوش نصیبی یا بدنصیبی پر نہیں ہے بلکہ) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے روزی کی فراخی دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے تنگی دیتا ہے۔ (یہ ہماری غلطی تھی کہ اس کی ذاتی کو خوش نصیبی سمجھ رہے تھے)

(باقی ...)

صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دھلوی

خطیب نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقعہ یمامہ کا ایک شخص اپنے ساتھ ایک بچہ کو لایا، یہ بچہ اسی دن پیدا ہوا تھا، آنحضور ؐ نے اس ایک دن کے بچہ سے پوچھا کہ میں کون ہوں! اس نے کہا کہ آپؐ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے خدا تجھ کو بابرکت بنادے۔

یہ بچہ اس کے بعد اس وقت تک کبھی نہ بولا جب تک اس کی عمر بولنے کے لائق ہوگئی۔ اس بچہ کو لوگ مبارک الیمامہ یعنی یمامہ کا بابرکت شخص کہا کرتے تھے

بیہقی کی روایت ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کی ٹوپی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے چند بال تھے اس کا اثر یہ تھا کہ خالدؓ جس لڑائی میں وہ ٹوپی پہن کر گئے فتح نصیب ہوئی۔

مسلم میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جبہ نکالا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے۔ اب اس کا اثر یہ ہے کہ اس جبہ کو دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور بیماروں کے بدن میں اس کو لگاتے ہیں تو شفا ہو جاتی ہے۔

طبرانی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما سخت پیاس کی وجہ سے رو رہے تھے، آنحضور ؐ نے اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں دے دی، ان کی پیاس بجھ گئی اور رونا بند کر دیا

بیہقی نے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دودھ پیتے بچوں کو اپنا لعاب دہن لگا دیتے تھے، جس سے وہ بچے دن بھر آسودہ رہتے تھے، دودھ پینے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی

بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں اور ابن عبدالبرؒ نے استیعاب میں عتبہ بن فرقدؓ کی بیوی ام عاصمؓ سے روایت کی ہے کہ ام عاصمؓ کا بیان ہے کہ عتبہ کے نکاح میں ہم تین بیبیاں تھیں، اور ہم بہترین خوشبو لگاتی تھیں لیکن عتبہؓ کے بدن سے ایک خوشبو پھوٹتی تھی جو ہم پر غالب رہتی تھی۔ ایک دن عتبہؓ سے میں نے خوشبو کی حقیقت پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں بیمار ہوگیا، آنحضور ؐ نے میرے کپڑے اتروا کر اپنا لعاب مبارک ہتھیلی پر مل کر میرے پیٹ اور پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ یہ وہی خوشبو تھی جو زندگی بھر تمام عود و صندل و عطریات کی خوشبوؤں کو مات کرتی تھی، اور ہر بہتر سے بہتر خوشبو پر غالب آتی تھی۔

صحیح بخاری میں براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو ابو رافع پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا، عبداللہ بن عتیکؓ رات کے وقت سوتے میں ابو رافع کے گھر میں گھس گئے اور اپنی تلوار ابو رافع کے شکم میں پوری رکھ دی، عبداللہ کہتے ہیں کہ جب یہ یقین ہوگیا کہ ابو رافع کو مار ڈالا تو میں دروازہ کھول کر نکلا۔ نکلتے وقت میرے پاؤں نے خطا کی اور غلط جگہ پاؤں پڑ جانے سے میں گر گیا، جس سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنی پگڑی سے پنڈلی باندھ باندھی اور وہاں سے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا آنحضور ؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سب حال بتایا تو آپؐ نے میرے پیر پر اپنا دست مبارک پھیرا، آپؐ کے ہاتھ کی برکت سے میرا پاؤں ایسا تندرست ہوگیا جیسے اس میں کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔

ابو رافع کو قتل کرنے کا مفصل قصہ یہ ہے کہ یہ شخص حجاز میں رہتا تھا، تاجر شخص تھا، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تنگ کر رکھا تھا، چنانچہ آنحضور ؐ نے عبداللہ بن عتیکؓ کی سرکردگی میں چند انصاری نوجوان کو اسی کے قید کرنے کے لیے بھیجا تھا، ابو رافع کا مکان جس وادی میں تھا وہاں یہ لوگ پہنچے ہی تھے کہ شام ہوگئی، عبداللہ بن عتیکؓ نے اپنے ساتھیوں کو ایک جگہ روک دیا اور خود کسی بہانے سے ابو رافع کے گھر میں گھسنے کی غرض آگے بڑھے، اتفاق سے اس دن ابو رافع کا گدھا گم ہوگیا تھا، لوگ اس کی تلاش میں چراغ لے کر نکلے تھے، عبداللہ کو ڈر ہوا کہ کہیں یہ لوگ پہچان نہ لیں، چنانچہ سر ڈھانک کر ایک جگہ قضائے حاجت کے بہانے بیٹھ گئے۔ گدھا تلاش کر کے لوگ گھر میں چلے گئے تو دربان نے عبداللہ کو بیٹھا ہوا دیکھ کر اپنا ہی آدمی سمجھا اور پکار کر کہا کہ اگر تجھے آنا ہے تو آ ورنہ میں دروازہ بند کرتا ہوں۔

چنانچہ عبداللہ بھی مکان میں گھس گئے، اور گدھے باندھنے کی جگہ میں دبک کر بیٹھ گئے، دربان نے دروازہ بند کر کے کنجی کھونٹی پر لٹکا دی۔ ابو رافع اپنے ساتھیوں کے ہمراہ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر بات کر کے خواب گاہ میں لیٹ گیا اور دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے خواب گاہوں میں چلے گئے، اس وقت عبداللہ نے کنجی لے کر صدر دروازہ کھول دیا اور تمام دوسرے لوگوں کے دروازے باہر سے بند کر دیئے تاکہ شور سن کر

باقی

جانشین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مولانا غلام اکبر ثاقب ..... ڈیرہ غازی خان

اسم گرامی عبداللہ کنیت ابوبکرؓ لقب صدیق و عتیقؓ والد ماجد کا نام عثمانؓ کنیت ابو قحافہ والدہ ماجدہ کا نام کنیت ام الخیر سلمیٰ بنت صخر ہے والد ماجد کی طرف سے ساتویں پشت پر یہ سلسلہ نسب مرہ پر نبی کریمؐ سے مل جاتا ہے اور والدہ کی طرف سے یہ سلسلہ چھٹی پشت میں مرہ پر سرور کائناتؐ سے مل جاتا ہے۔ چار پشت کا صحابی ہونا خصوصیت صدیقی ہے والد ابی بکر ابو قحافہؓ، سیدنا ابوبکر صدیقؓ عبدالرحمٰن ابن ابوبکرؓ محمد ابو عتیق بن عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ آپؓ کے والدین اکٹھے مشرف باسلام ہوئے۔ تعداد ازواج چار ہے (۱) قتیلہ یا قتلہ والدہ عبداللہ و اسماء بنت ابی بکرؓ (۲) ام رومان والدہ عائشہ صدیقہ و عبدالرحمٰن ابن ابی بکرؓ (۳) اسماء بنت عمیس والدہ محمد بن ابی بکرؓ (۴) حبیبہ بنت خارجہ، والدہ ام کلثوم بنت ابی بکرؓ اولاد مذکور عبداللہ جو غزوۂ طائف میں زخمی ہو کر خلافت صدیقی کے شروع میں شہید ہوئے۔ اس کا حقیقی بھائی ہے عبدالرحمٰن یہ ام المومنین صدیقہؓ کا حقیقی بھائی ہے۔ جنگ یمامہ میں شریک ہوا۔ یوم الجمل شریک لشکر سیدہ عائشہؓ تھا۔ ۵۳، ۵۵ یا ۵۶ھ میں مکہ کے قریب فوت ہوا۔ محمد حجۃ الوداع کو جاتے وقت پیدا ہوا۔ ۳۸ھ خلافت مرتضویؓ میں مصر میں بعد از شمول صفین انتقال کیا۔ اولاد اناث ۱۔ اسماء بنت ابوبکرؓ والدہ عبداللہ بن زبیرؓ بن عوام بن خویلد (۲) ام المومنین عائشہ صدیقہؓ (۳) ام کلثوم بنت ابوبکرؓ۔ ابتداء خلافت ربیع الاول ۱۱ھ وفات اواخر جمادی الثانی (بتاریخ ۲۲) ۱۳ھ وقت وفات مابین مغرب و عشاء، مدفن روضہ نبوی، کل عمر ۶۳ سال مدت خلافت ۲ سال تین ماہ ۹ دن۔ صدیقی خلافت کے مقبوضہ و مفتوحہ علاقے، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، طائف یمن، صنعاء، نجران، بحرین، عمان، حضرموت، حیرہ و حمص اجنادین۔ بصریٰ بعض حصص شام جب آپ کی وفات ہوئی دمشق زیر محاصرہ تھا۔ تاریخ یعقوبی شیعی طبع جدید جلد ۲ صفحہ ۱۳۶ کے تحت ایام ابی بکر پورے ہونے تک پانچ روز بیت المال سے تین درہم لیتے تھے سیرت تاریخ الخلفاء میں ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی ولادت سرور کائناتؐ کی ولادت باسعادت سے دو سال چند ماہ بعد ہوئی۔ آپ امام الانبیاءؐ کے بچپن کے رفیق ہیں قبل از اسلام بھی آپؓ کا دامن حیات فضائل اخلاق سے بھرپور تھا آپؓ امانت و دیانت بازی کی وجہ سے پورے مکہ میں مقبول و محترم تھے۔ آپ کا خاندان اشراف قریش میں سے تھا۔ آپؓ مکہ مکرمہ کے جج تھے۔ خون بہا، دیت وغیرہ کے مقدمات کے فیصلے آپ ہی فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ کسی کی ضمانت کر لیتے تھے تو قریش اسے تسلیم کرتے تھے۔ فطرتاً پاکباز تھے قبل از اسلام زمانہ جاہلیت میں بھی نہ کبھی بت پرستی کی اور نہ ہی کبھی شراب نوشی کی عرب میں شعر و شاعری کا چرچا تھا لیکن آپؓ نے کبھی شاعری بھی نہ کی۔ آپؓ کی فطری پاکبازی کو صحبت رسولؐ سے جلا ملی جب سرور کائناتؐ نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صدیق اکبرؓ نے فوراً تصدیق کی اور دلیل طلب کیے بغیر سب سے پہلے ایمان لائے۔ رسول اللہؐ فرماتے تھے میں نے جس کو بھی اسلام کی طرف بلایا اس نے سوچا منہ چڑھایا اور تردد کیا مگر جب میں نے ابوبکرؓ کو اسلام کی دعوت دی اس نے نہ تو انتظار کیا اور نہ ہی اس بارے میں کچھ شک و شبہ کیا (تاریخ الخلفاء) حضرت حسان بن ثابتؓ، حضرت ابن عباسؓ حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ، حضرت ابو اروی الدوسی فرماتے ہیں کہ سب سے اول اسلام لانے والے حضرت ابوبکرؓ ہیں جب حضور سرور کائناتؐ کو معراج ہوئی تو سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ نے تصدیق کی۔ کفار مکہ نے کہا کہ تم محمدؐ کی اس بات کو بھی سچ مانو گے جو بیت المقدس گئے اور وہاں سے آسمان پر تشریف لے گئے اور وہاں کے عجائبات و غرائب کی سیر کی اور پھر لوٹ آئے۔ اور اتنا بڑا سفر رات کے ایک قلیل حصہ میں طے کیا۔ تو حضرت صدیقؓ نے کیا خوب جواب دیا فرمایا ہم تو اس سے زیادہ بعید از عقل بات ان کی مان چکے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جبرئیلؑ آسمانوں کے اوپر سے ابھی آئے اور ابھی گئے مطلب یہ کہ جب جبرئیلؑ کی آمد و رفت چشم زدن میں ہم مان چکے ہیں تو آنحضرتؐ کے جسم مبارک کی لطافت اور نورانیت تو جبرئیلؑ سے بھی فائق ہے لہٰذا آپؐ کی آمد و رفت میں ہم کو کیا شک ہو سکتا ہے اسی تصدیق معراج کے صلہ میں آپؓ کو صدیق کا لقب ملا اس واقعہ کے متعلق ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے

سے یہ فرمایا کہ پیغمبر کبھی جھوٹ نہیں بولتے
مرا دین کے رہبر کبھی جھوٹے نہیں ہوتے
وہ سدرہ کی منازل گزر کر آ گئے ہوں گے
یقیناً عرش اعظم سے اتر کر آ گئے ہوں گے

حضرت زید بن حارثؓ وہ خوش بخت صحابی ہیں جن کا نام قرآن مجید میں مذکور ہے لیکن سیدنا صدیق اکبرؓ ایسی باسعادت ہستی ہیں کہ جن کی صحابیت کا ذکر قرآن مجید میں مذکور ہے سیدنا صدیق اکبرؓ نے حفاظت رسول اللہؐ کا فرض پورا کیا۔ سفر و حضر میں حضورؐ کی حفاظت فرمائی۔ سیدنا علیؓ سے روایت ہے کہ بے شک میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپؐ قریش کے نرغے میں تھے کوئی آپؐ کو کھینچتا تھا کوئی دھکا دیتا تھا۔ کہتے تھے کہ آپ ہی ہیں جو ایک ہی معبود ٹھہراتے ہیں اور دوسرے معبودوں کی نفی کرتے ہیں، خدا کی قسم ہم میں سے کوئی بھی قریب نہ گیا مگر ابوبکرؓ ان کے پاس گئے۔ اسے مارتے تھے اسے کھینچتے تھے اسے گراتے تھے ابوبکرؓ فرماتے ہیں ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ کہ حضرت علیؓ اس قدر روئے کہ آپؓ کی داڑھی مبارک تر ہو گئی۔ سیدنا علیؓ فرماتے ہیں حضرت ابوبکرؓ جب اسلام لائے تو اپنے اسلام کو ظاہر کر دیا اور خدا اور رسولؐ کی طرف لوگوں کو بلانے لگے آپؓ کی دعوت پر جو اشراف و اکابر قریش حلقہ بگوش اسلام ہوئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت عثمانؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ و حضرت

ابوعبیدہ بن جراحؓ۔ تو وہ حضرات ہیں جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں ان کے علاوہ حضرت عثمان بن مظعونؓ حضرت خالد بن سعید بن العاصؓ حضرت ابوسلمہؓ اور حضرت ارقمؓ ایسے اکابر صحابہ بھی آپ ہی کی تبلیغ سے مشرف باسلام ہوئے۔ انفرادی دعوت کے علاوہ کھلی دعوت اور عام تبلیغ بھی آپ نے شروع کی اسلام کی تاریخ میں توحید کا پہلا خطاب آپ ہی نے فرمایا۔ گویا آپ اسلام کے خطیب اول ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا اسلام پر بہت بڑا احسان ہے آپ نے جانی اور مالی خدمات اسلام کے لیے وقف کر دیں۔ سرور کائناتؐ نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ کے سوا ہم پر جس کسی کا احسان تھا اس کا ہم نے بدلہ ادا کر دیا ابوبکرؓ کے ہم پر جو احسان ہیں اس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ادا کرے گا اور مجھے کسی کے مال نے ہرگز وہ نفع نہیں پہنچایا جو ابوبکرؓ کے مال نے پہنچایا (ترمذی) قیامت کا دن جس کی مقدار قرآن مجید نے پچاس ہزار سال بتائی ہے کی شدت انتہا کو ہو گی۔ رب کائنات اپنی ذات کو صفت قیادت سے موصوف فرما کر ارشاد فرمائیں گے لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار لوگ اس دن کی سختی سے تنگ آکر تمام اولوالعزم انبیاء حضرت آدمؑ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت عیسیٰؑ کی طرف بالترتیب جائیں گے اور ان کی خدمت میں عرض کریں گے کہ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست فرمائیں کہ حساب کتاب شروع فرمائیں۔ تمام انبیاء معذرت کریں گے حضرت عیسیٰؑ کے مشورے سے لوگ سرور کائناتؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپؐ اللہ کی بارگاہ میں درخواست کریں تاکہ حساب کتاب شروع ہو حضورؐ اللہ کی بارگاہ میں عرض کریں گے یا اللہ حساب کتاب کو شروع فرمائیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ ہے کوئی حساب دینے والا حشر کے میدان میں انبیاء صدیقین شہداء صالحین سب موجود تھے حضورؐ نہ تو کسی نبی ولی اور شہید کو حساب کے لیے پیش فرمائیں گے اور نہ یہ عرض کریں گے کہ یا اللہ مجھ سے حساب لے۔ سیدنا صدیقؓ کا ہاتھ پکڑ کر رب کائنات کی بارگاہ میں پیش فرمائیں گے کہ یا اللہ یہ میرا صدیق ہے اس سے حساب لے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ صدیق نے میرے دین پر بغیر حساب کے خرچ کیا آج ہم صدیق سے حساب لیں مجھے شرم آتی ہے صدیق بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ سبحان اللہ کیا شان ہے سیدنا صدیق اکبرؓ کی کہ جن سے حساب لینے سے تو خدا بھی شرم کرے لیکن زمانے کی ستم ظریفی دیکھیے کہ پندرھویں صدی کا لایعقل ابوبکر صدیقؓ سے حساب لیتا پھرتا ہے۔

خلیفہ رسول اللہ کے لقب سے آپ ہی ملقب ہوئے حضرت عمرؓ اور بعد کے تمام حضرات خلفاء امیر المومنین کہلائے

مسئلہ ختم نبوت کی حیثیت غیر معمولی ہے اسلام کی بنیاد ہی حقیقت مسئلہ ختم نبوت پر ایمان ہے اور اس کی حفاظت کے لیے سب سے پہلے جس ہستی نے سرتوڑ کوشش کر کے اس کی آبرو و عزت محفوظ فرمائی وہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہی کی ذات گرامی

بچائی ختم نبوت کی آبرو تو نے
اصول دین کے اے راز دار کیا کہنے

جب آنحضرتؐ کی وفات حسرت آیات ہوئی تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو شوریٰ نے خلیفہ نامزد کیا آپ کے خلافت پر جلوہ افروز ہوتے ہی جو چیز ایک بہت بڑا فتنہ بن کر سامنے آئی مدعیان نبوت کی بھرمار تھی۔ مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر آنحضرتؐ کے تمام اصحاب کرامؓ سے مشورہ لیا۔ تمام نے مدعیان نبوت سے جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔ چار مدعیان نبوت کے علاوہ تین اور محاذ بھی آپ کے خلاف تھے آپ نے سات محاذوں پر دشمنان اسلام سے جہاد کرنے کا حکم دے دیا۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا حدیقۃ الموت میں سخت لڑائی ہوئی عرب میں اس سے پہلے اس جیسی شدید لڑائی کی مثال نہیں ملتی مسیلمہ کے لشکر کی تعداد چالیس ہزار تھی ان میں سے اکیس ہزار قتل کیے گئے مسلمانوں کے سپہ سالار خالد بن ولیدؓ تھے ان میں مسلمانوں کے سات سو حفاظ قرآن شہید ہوئے کل مسلمان شہداء کی تعداد بارہ سو ہے اسود عنسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا آنحضرتؐ کی وفات حسرت آیات سے ایک روز قبل حضرت فیروز دیلمیؓ نے اسے جہنم واصل کیا اس کا فتنہ بھی اس کے ماننے والوں نے کھڑا کر دیا اس کو ختم کروانے کیلئے اسود عنسی کے ان شدائیوں سے جہاد کیا گیا۔ طلیحہ اسدی نے بنو اسد و بنو طے میں نبوت کا دعویٰ سجاح بنت حارث نے جزیرہ میں نبوت کا دعویٰ کیا سیدنا صدیق اکبرؓ نے ان کی سرکوبی کے لیے الگ الگ لشکر نامزد کیے اور تھوڑے دنوں میں تمام لشکر فتح و نصرت کے علم لہراتے ہوئے واپس آئے تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ نے مسئلہ ختم نبوت کے لیے جدوجہد کرتے ہوئے تمام مدعیان نبوت باطلہ کا نام و نشان ختم کر دیا اور مسئلہ کی اہمیت واضح فرما دی ہے

فتنہ عنسی و کذاب مٹایا کس نے
زور ردت کا زمانے سے مٹایا کس نے
فارس و روم کو مٹی میں ملایا کس نے
کفر کو موت کا پیغام سنایا کس نے
ثانی اثنین ہے اللہ کا شیدائی ہے
مر کے بھی پہلوئے احمدؐ میں جگہ پائی ہے
یا تو صدیق کے اوصاف کا اقرار کرو
ورنہ لازم ہے کہ قرآن سے انکار کرو

پانچواں محاذ مرتدین کے خلاف تھا۔ مرتدین کی سرکوبی کے لیے لشکر بھیجا۔ چھٹا محاذ مانعین زکوٰۃ کے خلاف تھا ان کے بارے میں سیدنا صدیقؓ نے فرمایا کہ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا خدا کی قسم میں اس سے لڑوں گا ساتواں محاذ حضرت زیدؓ کے قاتلوں سے انتقام لینے کے لیے تھا حضرت اسامہ بن زیدؓ کی زیر قیادت و سیادت یہ لشکر آنحضرتؐ نے روانہ فرمانے کا حکم دیا تھا لیکن آنحضرتؐ کی وفات کی وجہ سے یہ لشکر رک گیا تھا صدیق اکبرؓ نے اس لشکر کو بھی روانہ کر دیا کہ جس کی روانگی کا آنحضرتؐ حکم دیں اس کو میں نہیں روک سکتا مدینہ میں کوئی مرد نہیں رہ گیا تھا سب محاذوں پر چلے گئے لوگوں نے کہا کہ حضرت کوئی مر جائے تو چارپائی اٹھانے اور قبر کھودنے والا کوئی نہیں اگر بھیڑیا آجائے اور بچے کی پنڈلی توڑ کر لے جائے تو چھڑانے والا کوئی نہیں سب کو محاذوں پر بھیج دیا جائے اتنے مرد تو یہاں رہیں جو یہ کام کر سکیں ابوبکرؓ نے فرمایا خدا کی قسم اگر بھیڑیا آئے اور میری لخت جگر عائشہؓ کی پنڈلی پکڑ کر لے جائے تو میں پرواہ نہیں کروں گا میرے ذمہ آنحضرتؐ کے دین اور اس کی ناموس کے تحفظ کی جو ذمہ داری ہے میں اسے ضرور سر انجام دوں گا۔

روز محشر میں انسان کے خلاف

شہادت اعضاءِ انسانیّہ

محمد شریف کوودری، امریکہ

دنیائے رنگ و بو میں صرف انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف حاصل ہے ایک طرف اس کی پارسائی فرشتوں سے بھی بلند مقام پاتی ہے تو دوسری طرف مشیت ایزدی اور احکام خداوندی کے خلاف گھناؤنی حرکات اسے قعر مذلت میں گرا دیتی ہیں گویا انسان جس قدر بلند اور عظیم الشان ہے اس کے لیے اتنا ہی سخت اور کٹھن امتحان ہے۔ اس کی ہر حرکت پر جواب طلبی، ہر فعل کا محاسبہ "دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی" کی مانند اچھا اور برا صاف عیاں ہوگا اور ہوتا ہے مگر اس کے لیے چشم بصیرت وا کرنے کی ضرورت ہے جہاں آپ کل میں تو منصف کے سامنے گواہان موافق مہیا کئے جا سکتے ہیں مگر جب روز محشر میں کراماً کاتبین کا لکھا ہوا انسان کی ہر ادا کا تفصیلی اعمال نامہ، منصف اعظم یعنی خالق کائنات کے سامنے پیش کیا جائے گا، تو انسان مجرم کی حیثیت سے سرافگندہ کھڑا ہوگا۔ اس کی تیز طرار زبان پر مہر سکوت لگ جائے گی اور اللہ رب العزت باقی اعضائے انسانیہ کو قوت گویائی عطا کر دے گا۔ جن اعضا سے انسان افعال قبیحہ کا مرتکب ہوا ہوگا وہ انسان کے خلاف بول اٹھیں اور گواہی دیں کہ "اے مالک حقیقی! اس انسان نے اشرف المخلوقات کے لقب سے مشرف ہونے کے باوجود تیرے احکام کی اطاعت سے انکار کیا۔ ہمیں تیری فرماں برداری کے لیے استعمال کرنے کی بجائے ان برے کاموں میں لگایا جنہیں اب تسلیم کرنے سے ہچکچاتا ہے۔"

ایسے کڑے وقت میں انسان عرق ندامت میں شرابور ہو کر افسوس و تاسف کرے گا کہ یہ کیا ہو گیا کہ میرے اعضا بھی میرے خلاف گواہی دینے لگے اے کاش میں انہیں ایسے کاموں میں استعمال ہی نہ کرتا جن کے باعث مجھے یہ دن دیکھنا نصیب ہوا مگر ؏

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

ذیل میں قرآن مجید کی ان آیات مقدسہ کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے جن سے اعضائے انسانیہ کی روز محشر میں انسان کے خلاف گواہی کا بین ثبوت ملتا ہے۔

اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے تو ترتیب وار کر لیے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور چمڑے (یعنی دوسرے اعضاء) ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گے۔ اور وہ اپنے چمڑوں (یعنی اعضاء) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی؟ وہ کہیں گے کہ جس خدا نے سب چیزوں کو نطق بخشا ہے اسی نے ہم کو بھی قوت گویائی دی ہے اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے اور تم اس (بات کے خوف) سے تو پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چمڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں۔ اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔ اب اگر یہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

(سورۃ حٰم السجدہ آیات ۱۹ تا ۲۴)

اور جس بات کی تجھ کو تحقیق نہ ہو اس پر عمل درآمد مت کیا کرو کیونکہ کان اور آنکھ اور دل ہر شخص سے ان سب کی (باز پرس) قیامت کے دن پوچھ ہوگی۔

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

(یعنی قیامت کے روز) جس دن ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں سب ان کے کاموں کی گواہی دیں گے۔ اس دن خدا ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا (اور) ٹھیک بدلہ دے گا اور ان کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا برحق ہے (اور حق کو) ظاہر کرنے والا ہے۔

(سورۃ النور آیات ۲۴، ۲۵)

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور ان کے پاؤں شہادت دیں گے جو کچھ یہ لوگ کیا کرتے تھے (سورۃ یٰس آیت ۶۵)

یعنی آج اگر یہ لوگ اپنے جرموں کا زبان سے اعتراف نہیں کریں تو کیا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ہاتھ پاؤں کان آنکھ وغیرہ کہ دیں گی

باقی ختم

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی ماں سے آخری ملاقات

منظور احمد ایم اے ، بہاولپور

حضرت عبداللہ بن زبیر حضور اکرم ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ کے پوتے حضرت زبیر کے فرزند حضرت ابوبکر صدیق کے نواسے اور حضرت اسماء کے صاحبزادے ہیں آپ نے اپنی ذہانت اور جرأت کے باعث سات سال تک حکومت کی مگر حجاج بن یوسف کی سیاست نے انہیں ہرا دیے گھیر کر اپنی سپاہ کا نشانہ بنانے کو تیار کر لیا۔ تو وہ جگر گوشہ صدیق اپنی والدہ اسماء کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا کہ ان حالات میں کیا کروں ذیل میں اس سلسلہ کی تفصیلات ملاحظہ ہوں

خاندان امیہ کے مشہور حکمران عبدالملک کا عہد تھا۔ وہ ابن زبیر کے ساتھ رعایت کرنے پر آمادہ تھا۔ انہوں نے (ابن زبیر) نے دیکھا ۔۔۔ رکھنے کی کوئی صورت نہ تھی

باقی صفحہ پر

نشّہ ۔ ایک قبیح عادت

طاہرہ عبداللہ ، یونیورسٹی کراچی

حقوق اللہ اور حقوق العباد ! یہ دونوں حقوق انسان ادا کرے تو وہ انسان کہلانے کا مستحق ہوتا ہے لیکن ! ان دونوں حقوق کے علاوہ خود انسان کا اپنا حق اسکی اپنی ذات پر عائد ہوتا ہے جیسے کہ فرمان نبوی ہے : "ولنفسك علیك حق" یعنی اور خود تیرے اوپر تیرا اپنا حق بھی ہے" لیکن کس قدر عجیب بات ہے کہ انسان سب سے بڑھ کر خود اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے، ہر شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کو سب سے زیادہ خود اپنے آپ سے محبت ہے، کوئی یہ تسلیم نہیں کرے گا کہ وہ آپ اپنا دشمن ہے۔ لیکن اگر ہم تھوڑا سا غور کریں تو ہمیں حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ کسی شخص کو دولت کمانے کی دھن لگ گئی، اب وہ دن رات ہر جائز و ناجائز طریقے سے دولت کمانے میں لگ گیا اور یوں اپنا ذہنی سکون اور آرام سب تباہ کر ڈالتا ہے، حتیٰ کہ اسے موت آلیتی ہے وہ حسرت کے ساتھ مر جاتا ہے اور اپنی ذات کا حق بھی ادا نہیں کر پاتا۔ یوں ہی ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کھانے کی لذّت کا ایسا دلدادہ ہے کہ ہر قسم کا الا بلا کھائے جاتا ہے اور اپنی جان ہلاک کر لیتا ہے۔ ایک تیسرا شخص شہوانی خواہشات کا بن گیا ہے اور ایسی حرکتیں کر رہا ہے جس کا لازمی نتیجہ اس کی تباہی ہے۔ ایک شخص ہے جو اپنے سر میں جھوٹے طریقے سے روحانی ترقی کا سودا رکھتا ہے اور اپنی جان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گیا ہے، وہ شریعت سے ہٹ کر اپنے نفس کی تمام خواہشات کو دبا رہا ہے، یوں دنیا سے وہ جوگیوں کی طرح الگ تھلگ ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی ایک شخص ہے اسے نشہ کی چاٹ لگ گئی ہے تو وہ اس کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہے، یوں صحت کا نقصان، روپیے کا نقصان، عزت کا نقصان غرض ہر چیز کا نقصان برداشت کیے جاتا ہے اور یوں اپنے آپ کا دشمن بن جاتا ہے۔

انسان کی انتہا پسندی کے یہ چند نمونے ہیں جو تمام ہی بحث طلب ہیں لیکن چونکہ ہمارا موضوع "نشہ" ہے چنانچہ !! ہم اس پر بحث کریں گے۔

نشہ خواہ دولت کا ہو، عورت کا ہو یا پھر منشیات (شراب، بھنگ، ہیروئن، چرس) کا ہو یہ نشہ نشہ ہوتا ہے۔ جو کہ عقل و خرد کے تمام دروازے بند کر دینے کا بڑا ذریعہ ہے اور انسان کا دشمن ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور ایمان کی قوت عطا کی ہے، انسان کو ان قوتوں سے کام لیتے ہوئے نشہ جیسی قبیح اور مکروہ عادت سے دور رہنا چاہیے، آج منشیات کا دور دورہ ہے اس میں انسان کی دین و دنیا دونوں کی بربادی پوشیدہ ہے۔

شراب یا (نشہ) کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

"بے شک شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے (کے سلسلے) میں دشمنی اور بغض ڈال دے"۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

یاد رکھو! ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر خمر (شراب)، حرام ہے"۔

اور یہ کہ "شراب کا عادی جنت میں نہیں جائیگا"۔

حضرت عباس کے بارے میں مروی ہے کہ ان سے جاہلیت کے دور میں پوچھا گیا ۔۔۔ تم شراب کیوں نہیں پیتے اس سے حرارت بڑھاتی ہے۔ انہوں نے کہا ۔۔۔۔ میں وہ نہیں کہ اپنے ہاتھ سے اپنی جہالت پکڑوں اور پھر اسے پیٹ میں داخل کروں اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ صبح کو قوم کا سردار بنوں اور شام کو دیوانہ قرار پاؤں"۔

غرض یہ کہ کسی بھی قسم کا نشہ خواہ وہ شراب کا ہو یا بھنگ کا یا پھر آجکل کی ہیروئن، چرس وغیرہ کا برا ہوتا ہے اور حرام میں شمار ہوتا ہے۔ نشہ کو حرام قرار دینے میں خدا کی حکمت پوشیدہ ہے کیونکہ نشہ نہ صرف انسانی صحت اور اخلاق کے لیے برا ہوتا ہے بلکہ اس سے انسان کی عقل اور روحانی قوتیں سلب ہو جاتی ہیں !! انسان میں بے حسی اور بے حیائی کو فروغ ملتا ہے اور وہ آہستہ آہستہ پستیوں میں گرتا چلا جاتا ہے۔ یہ تو اس کے ذاتی نقصانات تھے، سماجی، معاشرتی اور معاشی نقصانات الگ ہوتے ہیں! نشہ کے عادی انسان کو لوگ اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے اس سے متعلق لوگ غلط قسم کی چہ میگوئیاں کرتے ہیں !! نشہ کی لت پڑ جائے تو آدمی پیسہ کماتا رہتا ہے اور لٹاتا رہتا ہے۔ آمدن کم ہو تو ناجائز آمدنی کے ذرائع اختیار کر لیتا ہے غرض یہ کہ گناہ در برائیوں کی دلدل میں اترتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ مکمل طور پر تباہ ہو جاتا ہے اور دین و دنیا میں نامراد کہلایا جاتا ہے۔

یہ ٹھیک ہے کہ انسان کی ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ اس پر جب کوئی خواہش غالب آجاتی ہے تو وہ اس کا غلام بن جاتا ہے اور اس کی خاطر جان بوجھ کر یا بے جانے بوجھے اپنا بہت کچھ نقصان کر لیتا ہے لیکن ۔۔۔۔! عقلمند اور باشعور ہیں وہ لوگ جو خود کو اس سے دور رکھتے ہیں اور اگر غلط قسم کے دوستوں کے سبب نشہ کے عادی ہو بھی جاتے ہیں تو اپنے آپ کو انتہائی پستیوں میں گرنے سے پہلے ہی خود کو سنبھال لیتے ہیں۔ اور اپنی ناپاک خواہش و عادت کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ بہادری محض یہ نہیں کہ انسان اپنے حریف کو کسی موقع پر شکست دے دے بلکہ اصل بہادری تو یہ ہے کہ انسان اپنے نفس اپنی گندی خواہش پر حاوی ہو جائے اور اگر انسان حلال اور حرام میں تمیز کر لے، اور سچے دل سے خدا کے آگے توبہ کر لے تو میرا ایمان ہے کہ خدا اس کی مدد کرے گا اور وہ نشہ جیسی بری عادت سے چھٹکارا پا کر خدا کا قریب ترین بندہ "اللہ تعالیٰ کا محبوب" بن جائے گا۔

شوہر کا اپنی بیوی پر ظلم کرنا کبیرہ گناہ ہے

قرآن و حدیث کے دلائل کی روشنی میں

علامہ شیخ احمد بن حجر جسٹس آف قطر

اس میں شک نہیں کہ شوہر اپنی بیوی کے حقوق کو روک لیا اور نہیں ادا نہ کرنا مجازی ظلم ہے اور ظلم کرنا تمام شریعت اور ادیان میں حرام ہے۔ نیز مختلف قوموں اور معاشرہ کے ارباب دانش اور عقلمند دلوں نے یہ فیصلہ کیا ہے چنانچہ ظالم کو اس کے ظلم سے روکنے کے لئے ذیل کی آیت کافی ہے۔ ارشاد ہے۔ (ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ کو غافل مت نہ جانو اس سے جس کو ظالم لوگ کرتے ہیں۔ اور ظلم وہ برائی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے اوپر حرام قرار دیا ہے ارشاد ہے۔

وما ربك بظلام للعبيد

اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے

اور حدیث قدسی ہے۔

يا عبادى حرمت الظلم
على نفسى وجعلته بينكم
محرما فلا تظالموا .

اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر بھی حرام ٹھہرالیا ہے اور تمہارے درمیان بھی اس کو حرام قرار دیا ہے اس لئے ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔

جب ظلم اپنی تمام تر اقسام کے ساتھ حرام ٹھہرا تو اس میں شک نہیں کہ یہ ظلم اس وقت اپنی انتہا کو پہنچے گا اور ہر سمجھدار اس کی مذمت کرے گا۔ جب کہ بیوی شوہر کے گھر پنجرے کی پنچھی ہو۔ اور مرد خواہ اس پر کتنا ہی ظلم کرے کوئی ہے ظلم کی آہنی سے چھڑانے والا نہ رہے تو بھلا اللہ کے سوا اس کا حامی اور کون ہو گا اور ظلم کے اس شکنجے سے اسے کون نجات دلائے گا۔ پھر شریعت اور عقل کی فضیلت اپنی جگہ مسلم اور شرافت اور صدق احساس بھلا اپنا ایک مقام رکھتا ہے۔ اور اس کا تقاضہ ہے کہ بیوی پر ظلم کرنا نہایت گندا فعل ہے۔ اس لئے ہر کسی و ناکس کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وعاشروهن بالمعروف
فامساك بمعروف، او
تسريح باحسان

اور ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔

(انہیں) دستور کے مطابق روکے رکھنا یا دستور کے مطابق چھوڑ دینا ہے۔

لہٰذا انسان خصوصاً مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اوپر اپنی اہلیہ کے حقوق کو پہنچانے اور کم از کم اتنا تصور کرے کہ وہ اس کی شریک حیات ہے اس کے گھر کی نگران اور اس کے بچوں کی پالنہار ہے اور اس کی نسل کی منبع اور اس کے مستقبل کی کھیتی ہے جس سے وہ اپنی ضرورت کی باعزت تکمیل کرتا ہے اور چھچھور پن اور گندگی میں پڑنے سے اپنے آپ کو بچاتا ہے اس لئے آدمی جب یہ جانتا ہے کہ اس کی اہلیہ کا اس کے اوپر کیا حق ہے تو وہ سورۃ بقرہ اور سورۃ نساء کی ان آیتوں پر غور کرے جن میں اللہ تعالیٰ نے بندگی کے مجمل احکام بیان فرمائے لیکن ازدواجی مسائل کو مفصل اور تشفی بخش طریقہ پر بیان فرمایا چنانچہ طلاق کا جب ذکر نکلا تو فرمایا

" الطلاق مرتان " (رجعی طلاقیں دو تک ہیں) شائستہ اور پاکیزہ سماج کے تذکرہ میں فرمایا۔ وَلَهُنَّ مثل الذی علیهن " اور ان کے حقوق بھی ان کے مساوی ہیں جو ان کے اوپر ہیں غور کیا جائے کہ یہ آیت کس قدر مختصر جامع ہے اور کس قدر دریا بکوزہ کے مترادف ہے پھر ایک جگہ اور طلاق اور وراثت کے احکام کی تفصیل پیش کی اور والدہ، بیٹی اور بہن کے ترکہ کے جزئیات بیان فرمائی پھر عدت اور طلاق کے بعد مطلقہ کی جائے رہائش کا ذکر کیا اور یہ بتایا کہ شوہر اسے کس طرح نفقہ ادا کرے گا۔

چنانچہ ارشاد فرمایا۔

ان مطلقہ عورتوں کو اپنی مقدور کے موافق رہنے کو مکان دو جہاں تم خود رہتے ہو اور ان کو تکلیف نہ دو۔ تاکہ ان کو تنگ کرو اور اگر وہ حاملہ ہیں تو ان کے وضع حمل تک ان کو خرچ دیا کرو پھر اگر وہ تمہاری اولاد کو دودھ پلائیں تو ان کی اجرت ان کو دیا کرو۔ باہمی مشوروں کے ساتھ نیک دستور کے موافق کام کیا کرو اور اگر تم مضائقہ سمجھو تو اس مرد کی ذمہ داری پر اس کے لئے کوئی اور عورت بچہ کو دودھ پلائے۔ جو وسعت والا ہے وہ اپنی وسعت سے خرچ کرے۔ اور جس کا رزق تنگ ہے وہ بھی اللہ کے دیئے ہوئے مال سے خرچ کرے اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اتنا ہی حکم دیتا ہے۔ جتنی اس کو طاقت دی اللہ تعالیٰ بعد تنگی کے آسانی کر دے گا۔ (سورہ طلاق)

اور عقلمند کے لئے باری تعالیٰ کا یہ ارشاد ہی کافی ہے

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ (النساء)

اور ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرو

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

اور ان کے لئے ویسے ہی حقوق ہیں جو دستور کے مطابق خود ان کے اوپر ہیں منجملہ ظلم کے اس کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ شوہر بیوی کا مہر معجل ادا نہ کرے۔ نیز یہ بھی ظلم ہے کہ حالت حیض میں جبراً و قہراً اس غریب سے صحبت کرے۔ حالانکہ وہ خود بھی جانتا ہے کہ عورت راضی رہے تب بھی اس کے ساتھ یہ فعل حرام ہے۔ چہ جائیکہ وہ ناخوش ہو۔ یہ نہیں اس سے لواطت بھی شرمناک اور ظالمانہ فعل ہے ایک شوہر کے لئے جہاں مذکورہ آیتوں پر غور کرنا کافی ہے۔ وہیں ذیل کی احادیث بھی اس کے لئے از بس ضروری ہیں۔

۱۔ طبرانی نے صغیر اور اوسط نے اپنے ثقہ راویوں کے ذریعہ لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے بھی کسی عورت سے کم یا زیادہ مہر پر نکاح کیا لیکن اس کے دل میں یہ خیال (راسخ) ہے کہ اس کے حق کو ادا نہیں کرے گا۔ تو درحقیقت وہ اس کو دھوکہ دے گا۔ اور (اگر) اس نے حق ادا نہیں کیا تو قیامت کے دن اللہ سے اس کا سامنا ہو گا کہ وہ زانی ہو گا۔

شیخین نے اس روایت کو نقل کیا ہے کہ تم سے

ہر کوئی ذمہ دار ہے اور تم سے ہر ایک سے اس کی رعیت کی بابت سوال کیا جائیگا۔ چنانچہ امام ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اور آدمی اپنے اہل خانہ کے بارے میں ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پرسش ہوگی۔ خادم اپنے آقا کے مال کے بارے میں ذمہ دار ہے اس سے اس کے ماتحت چیز کے بارے میں پرسش ہوگی غرض تم سے ہر کوئی ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ ہوگی۔

ترمذی نے اس کی تخریج کی اور اس کو صحیح کہا ہے "ایمان والوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا ہوگا۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے بارے میں بہتر ہوں"

نیز یہ بھی صحیح ہے کہ ایمان والوں میں کامل ایمان والا وہ ہے جو سب سے بہتر اخلاق والا اور اپنے اہل کے ساتھ سب سے زیادہ نرمی کرنے والا ہو۔

ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ سب سے بہتر ہو نسائی کی روایت میں ہے

وانا خیرکم لاھلی

میں تم میں سب سے زیادہ اپنے اہل کے ساتھ بہتر ہوں

ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ "اگر تم اسے سیدھی کرنے کے درپے ہوگے، تو اس کو توڑ دو گے اس لئے اس کے ساتھ مدارات کرو، تمہاری زندگی اس کے ساتھ گزر جائے گی۔"

شیخین نے اور ان کے علاوہ محدثین نے اس کو نقل کیا ہے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کی تاکید کرو کیونکہ عورت ٹیڑھی پسلیوں سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سب سے ٹیڑھی پسلی اوپر والی ہے اگر تم اسے سیدھا کرو گے تو توڑ دو گے اور اگر چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی رہے گی۔ اس لئے عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرو۔"

امام مسلمؒ نے اس کی تخریج کی فرمایا:

"عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی۔ اس کی روش ہرگز درست نہیں ہو سکے گی۔ تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو اس کی کجی کے ہوتے ہوئے اس سے مستفید ہو سکتے ہو اور اگر تم اسے سیدھی کرنے جاؤ گے تو توڑ دو گے اور اس کا توڑ دینا اسے طلاق دینا ہے"

مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تخریج کی کہ کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے بغض نہ رکھے کیونکہ اگر اس کی ایک عادت ناگوار لگتی ہے تو دوسری پسندیدہ ہوتی ہے۔

مذکورہ تمہید کے بعد عرض ہے کہ بیوی پر ظلم کی ایک قسم یہ ہے کہ شوہر اس کے ساتھ بدسلوکی کرے غصے سے پیش آئے بُرے اخلاق کا مظاہرہ کرے، اور دل کو لگنے والی طعنہ بازی کرے ظلم ہی کی ایک قسم یہ ہے کہ خوابگاہ میں اسے تنہا چھوڑ دے اور اس کی نافرمانی یا ایسے کسی جائز عذر کے بغیر اس سے کنارہ کشی اختیار کرے۔

نیز یہ بھی ظلم ہے کہ اس کا نان ونفقہ اور پوشاک نہ دے یا اسے ادا کرے لیکن کنجوسی اور شرمناک حد تک بخل سے کام لے ظلم ہی کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ اسے مناسب مکان میں نہ رکھے دو بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل وانصاف سے کام نہ لے بلکہ سراسر ظلم وزیادتی کرے اور مستقل کبیرہ گناہ ہے اس کی دلیل وہ روایت ہے جس کو ترمذی اور حاکم نے نقل کیا۔ اور ان کی شرط کے مطابق ان کی تصحیح کی کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس کی دو بیویاں ہوں وہ ان کے درمیان انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا مونڈھا جھکا ہوا ہوگا۔

اور ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ یہ ہیں

جس کی دو عورتیں ہوں اور وہ کسی ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا مونڈھا جھکا ہوا ہوگا۔

نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ ہیں

جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک ہی کی بہ نسبت دوسری کی طرف مائل ہو۔ تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک مونڈھا جھکا ہوا ہوگا۔

ابن ماجہ اور ابن حبان رحمہما اللہ نے اپنی صحیح میں لکھا ہے

واحد شقیہ ساقط

اس حال میں کہ اس کا ایک مونڈھا جھکا ہوا ہوگا

فائدہ: حدیث میں لفظ میلان آیا ہے۔ جس کو اردو میں کسی طرف جھکاؤ کہتے ہیں۔ مال، یمیل، میلان سے بظاہر ان امور میں میلان مراد ہے جن کے اندر ترجیح کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے۔ اس سے مراد دلی میلان نہیں ہے اس لئے کہ چاروں اصحاب سنن اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازواج کے درمیان تقسیم فرماتے اور عدل وانصاف کے ساتھ تقسیم کرتے اور فرماتے اے اللہ یہ تو تقسیم ہے جو میرے اختیار میں ہے لیکن جو میرے اختیار میں نہیں یعنی جس کو میرے دل پر قابو نہیں اس پر مجھے ملامت نہ فرمائیے اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مرسلاً اس کو نقل کیا اور وہ اشبہ ہے نیز مسلم وغیرہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے کہ انصاف کرنے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبر پر رحمن کے دائیں ہاتھ ہوں گے اور اس کے تو دونوں ہاتھ داہنے ہیں اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلہ میں اپنے اہل وعیال کے اندر اور جو امور انہیں تفویض ہوں ان میں انصاف سے کام لیتے ہیں۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ میاں بیوی کے کشیدہ تعلقات اور شوہروں کے ظلم وستم کی وجہ سے کورٹوں اور شرعی پنچایتوں [illegible] ہیں شرعی پنچایتیں ہیں کہ خصوصاً پاکستان کے ہر محلے میں بھی علماء پر مشتمل شرعی پنچایت بزم منصور احمد حسینی میں شکایات کی بھرمار ہے نیز اس لئے کہ میاں بیوی کے درمیان نباہ کی صورتیں دن بدن ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ اور شوہر حضرات کے ظلم وستم کی ایک وجہ یا تو یہ ہے کہ وہ اپنی اہلیہ کا ازدواجی حق ادا نہیں کرتا۔ یا اس کا نان و نفقہ اس کی پوشاک سے کما حقہ عہدہ برآ نہیں ہوتا۔ یا بیوی سے ہونے والے بچوں کی پرورش اور نگہداشت نہیں کرتا۔ یا اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ دوسری بیوی کے فراق میں ہوتا ہے۔ دوسرا نکاح کر لیتا ہے اور پہلی بیوی کو پوچھتا تک نہیں یا دونوں کے ساتھ انصاف سے پیش نہیں آتا۔ یہ رویہ شوہر کا ہے، رہی بیوی تو کبھی وہ شوہر کو کورٹ میں مقدمہ کرنے پر اس لئے مجبور کر دیتی ہے کہ وہ اس کی نافرمانی کرتی ہے اس کے حکموں کی تکمیل

باقی صفحہ پر

امیر شریعت
مرزائیوں کے گڑھ سے ...

ابو محمد عبدالرحمن طارق

ختم نبوت کے شمارہ میں ہندوستان اور مرزائیوں کی سازشوں کے بارے میں جو انکشاف کیا گیا وہ ہم مسلمانوں کے لئے اور خصوصاً پاکستانی حکمرانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے حضرت خورشید مرحوم نے آج سے چار تیرہ برس پیشتر اس راز کو افشا کر دیا تھا لیکن ہمارے حکمران جو خواب خرگوش میں مست و بے ہوش تھے مشرقی پاکستان سے ہاتھ دھو بیٹھے آج ہندو یہودی عیسائی اور مرزائی مجلس لگ کر دوبارہ میں پھر اس نظریاتی مملکت کو پارہ پارہ کر کے بجائے قادیانی اور پنجاب کو ایک ملک بنا کر سکھ اور مرزائی اتحاد سے جو ملک وجود میں آئے اس میں مرزائیت چھپ سکے۔ پاکستان آج بھی ہم مسلمانوں کے لئے لمحہ فکر ہے بلکہ عالم اسلام کو اسی کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے حضرت امیر شریعت کے ساتھ مرزا بشیر الدین کا جو واقعہ ہوا وہ پیش کر رہا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائی مسلمانوں کے سامنے مقابلہ کے لئے کبھی نہیں آتے بلکہ پس پشت مسلمانوں کے خلاف بلکہ اسلام کے خلاف برسرپیکار رہتے ہیں۔ ان کے مکروہ عزائم جو اسلام کے خلاف کھلا چیلنج بن چکے ہیں ان کی پراسرار سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے اور اپنے ہوش و حواس کو قائم رکھتے ہوئے ہمیں ان کے مکروہ عزائم پر پانی پھیر دینا چاہیے تاکہ امت مسلمہ کا اتحاد قائم رہے واقعہ یہ ہے کہ ترک موالات کی تحریک نے سارے ہندوستان کو اپنے گرد جمع کر لیا تھا۔ مسلمانان ہند فرنگی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے مقابلہ کے لئے تیار تھے آزادی کے متوالوں سے فرنگی جیلیں بھر چکی تھیں اور فرنگی سامراج اپنے اقتدار کے ڈھلتے ہوئے سورج کا تماشا کر رہا تھا کہ قادیانی ٹولے کے سربراہ مرزا محمود جو اپنی وفاداری کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا اس نے انگریزوں کی خوشامد شروع کر دی اور اسلام کے نام میں آریہ سماجیوں کے خلاف اعتقادی لڑائی چھیڑ دی اور تحریک آزادی کی راہ میں روڑا اٹکانے لگا اسی موقع پر حضرت جی نے مداخلت فرمائی۔ ۱۹۲۵ء کے وسط کی بات ہے کہ بنے اثرم ہال امرتسر میں مرزائی لیڈر نے جلسے کا اعلان کر دیا اور مسلمانوں کو شمولیت کی دعوت دی عوام کے ساتھ شاہ جی بھی اجتماع میں شامل ہوئے جب کہ جلسہ گاہ کے گرد مرزائیوں کی رضاکاروں اور انگریزی پولیس کا انتظام تھا۔ مرزائی لیڈر نے تقریر کے دوران کسی حدیث کے الفاظ غلط پڑھ دیے اس اثنا میں حضرت جی مجمع سے اٹھے کہ مرزائی لیڈر کو حدیث کے غلط الفاظ پڑھنے پر ٹوکا لیکن مرزا اپنی ضد پر اڑا رہا اور شاہ جی اپنی بات پر ... یہ معرکہ تقریباً بیس منٹ تک جاری رہا آخر کار مرزائیوں نے پولیس کا سہارا لیا اس پر شاہ جی نے عوام سے فرمایا جو مسلمان جلسہ میں موجود ہیں وہ باہر نکل آئیں چنانچہ حضرت شاہ جی نے باہر خطاب فرمانا شروع کر دیا چنانچہ مرزائیوں کے سوا ہال میں کوئی نہ رہا آخر کار مرزا کو ہال کے عقبی دروازے سے اپنی پارٹی سمیت پولیس کی حفاظت میں نکلنا پڑا لیکن شاہ جی بدستور تقریر کرتے رہے

عبادت اور گوشہ نشینی

عاشق حسین اختر کنڈیارو

کسی بادشاہ نے ایک دانا سے کہا۔ میں نے بہت دنوں تک اس ملک پر حکومت کی بہت ملک اور قلعے فتح کیے بادشاہت کے ساتھ ساتھ انصاف بھی کیا۔ غرض ہر کام کر کے دیکھ لیا۔ اب عمر کا آخری حصہ ہے۔ زندگی کے چند دن باقی ہیں سوچتا ہوں کہ بقایا وقت گوشہ نشینی میں گزار دوں تاکہ عبادت کا فریضہ بھی ادا کر سکوں تمہارا کیا خیال ہے۔ دانا نے جواب دیا۔ میں آپ کو قطعی طور پر ایسا مشورہ نہ دوں گا۔ کیونکہ کسی کونے میں بیٹھنے کا نام عبادت نہیں بلکہ اللہ کے نیک بندوں سے نیک سلوک اور محتاجوں کی مدد کرنے کا نام عبادت ہے۔ اگر آپ انصاف کا ترازو پکڑیں مظلوم کی فریاد سنیں ظالم کو سزا دیں تو یہی اللہ کی بڑی عبادت ہے

آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ میں اس امر کا واضح ثبوت ملتا ہے آپ نے اپنی تمام زندگی دنیا کے جھمیلوں میں بسر کی تکلیفیں اٹھائیں مگر گوشہ نشینی اختیار نہیں کی آپ نے دنیاوی کاموں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی خوب خوب عبادت فرمائی۔ ہر مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اپنے لیے باعث نجات سمجھتا ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دنیا کے جھمیلوں میں رہ کر عبادت و ریاضت کرے۔ حقیقت میں وہ عبادت جو کسی کونے جنگل پہاڑ پہ دنیا کو ترک کر کے کی جاتی ہے اتنی اہمیت نہیں رکھتی مزا تو جب ہے کہ ہر انسان دنیا میں رہ کر اپنے ذہن کو اللہ تعالیٰ کی طرف مبذول کرے اپنی بری عادات کو چھوڑ کے نیکی کو اپنائے نماز روزہ زکوٰۃ خیرات کی پابندی کرے انسانوں کے ساتھ ہمدردی کرے دوسرے کے کام آئے بیوہ کا سہارا بنے یتیم کے سر پہ ہاتھ رکھے مسکین کے دکھ کا مداوا کرے۔ غریب کی حاجت پوری کرے۔ انصاف کرے ہر ایک سے محبت سے پیش آئے اخلاق بلند کرے یہی سچی عبادت ہے

جو لوگ ترک دنیا کر کے عبادت کرتے ہیں انہیں عبادت میں زیادہ دشواریاں پیش نہیں آتیں ان کے درپیش زیادہ مسائل نہیں ہوتے ہر انسان کی توجہ کسی ایک طرف ہو سکتی ہے اگر وہ تنہا ہو تو اس کے ذہن کو تبدیل کرنے کیلئے کوئی رد عمل نہ ہوگا اسی طرح دنیا کو ترک کرنے والے خدا کی یاد میں مصروف ہو جاتے ہیں جس کا نسبتاً کم ثواب ہوتا ہے اس لیے از بس ضروری ہے کہ انسان دنیا میں رہ کر عبادت کرے۔ اسی طرح پتہ چلتا ہے کہ انسان کو اپنے مالک حقیقی سے کتنی محبت ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ سے کتنی نسبت ہے۔

★★★★

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غلام فرید شاکر، کلورکوٹ

(۱) حضرت جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام انصارِ مدینہ میں سے ہیں، آپ کی والدہ کا نام نسیبہ ہے۔ آپ اپنے والد عبداللہ کے ساتھ صغر سنی کی حالت میں عقبہ ثانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ یہ ان صحابہ کرام میں سے ہیں جن سے بکثرت احادیث مروی ہیں۔ اکثر غزوات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ واقعہ صفین میں بھی حاضر تھے۔ حضرت جابرؓ حضورؐ پاک کی شفقت و رحمت کا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک سفرِ جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میرا اونٹ کچھ کمزور ہونے کی وجہ سے ایسا تھک گیا تھا کہ چل نہیں سکتا تھا، رحمت کائناتؐ نے مجھ سے پوچھا کہ جابر! تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا میرا اونٹ تھک گیا ہے یا رسول اللہ۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کر اونٹ کو ہانکا اور دعائے برکت کی۔ پس دعا کا کرنا تھا کہ میرا اونٹ سب اونٹوں کے آگے چلتا پھرتا تھا۔ پھر آپؐ نے دوبارہ مجھ سے پوچھا اب کیا حال ہے تمہارے اونٹ کا؟ میں نے عرض کیا قربان جاؤں یا رسول اللہؐ آپ کی دعا اور برکت سے اب تو اچھا حال ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اب چالیس درہم میں اپنے اونٹ کو میرے ہاتھ بیچتے ہو۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچ دیا اور مدینہ طیبہ تک اس کی سواری کی اجازت لے لی، جب آپؐ مدینہ منورہ پہنچے میں اونٹ کو لے کر آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپؐ نے مجھے اس کی قیمت عنایت فرمائی اور اونٹ بھی مجھے واپس فرما دیا۔

(۲) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خندق میں ہم لوگ صحابہ کرامؓ کے ساتھ خندق کھود رہے تھے کہ اس میں سے ایک سخت پتھر نکلا جو ہم لوگوں سے نہ ٹوٹ سکا، ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ خندق میں سخت پتھر نکل آیا ہے جو ہم سے ٹوٹ نہیں سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اتروں گا اور انشاءاللہ توڑ دوں گا۔ جب آپ اترنے لگے میں نے دیکھا کہ آپ کے شکم مبارک پر بسبب بھوک کے پتھر بندھے ہوئے تھے۔ اور تین دن گذر چکے تھے کہ ہم لوگوں نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا حضور پاک صاحب لولاکؐ نے کدال اپنے ہاتھ میں لیا اور اس پتھر پر مارا۔ وہ پتھر مثل تودہ ریگ کے نرم ہو کر پاش پاش ہو گیا۔ آنحضرتؐ کی بھوک کا حال دیکھ کر میں جلدی جلدی گھر آیا اور اپنی بیوی سے پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا کہ تھوڑے سے جو گھر میں ہیں۔ بیوی نے جو کا آٹا پیسا اور میں نے بکری کا بچہ ذبح کر کے گوشت ہانڈی پر چڑھا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا، آپ مع چند آدمیوں کے میرے ہاں تشریف لے چلیں، میری طرف سے روٹی کی دعوت ہے۔ خاتم الانبیاء محبوب کبریاؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے پکارا کہ اے اہل خندق جابرؓ نے تمہاری دعوت کی ہے، جلدی چلو، اس کے بعد مجھ سے ارشاد فرمایا: کہ ہانڈی کو چولھے سے مت اتارنا اور آٹا کو بھی مت پکانا جب تک میں نہ آجاؤں۔

جب آپ تشریف لائے تو آپ نے اپنا لعاب دہن گوندھے ہوئے آٹے میں اور ہانڈی میں ڈالا اور دعا ئے برکت کی اور فرمایا کہ روٹیاں پکانے والی ایک اور بلا لو۔ اور پیالے نکال کر ہانڈی میں سے دینا شروع کر دو۔ اور ہانڈی کو چولھے پر رہنے دو۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ اہل خندق ہزار آدمی تھے، سب نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور ہماری ہانڈی ویسی ہی جوش مارتی رہی اور آٹا اتنا ہی باقی تھا جتنا کہ گوندھا تھا۔

سبحان اللہ محمدؐ ایسے شفیق اور رحیم و کریم پیغمبر پر قربان جائیے جس کے لعاب دہن کی برکت سے ہزاروں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ جس کے لعاب دہن کی برکت سے کھارا (کڑوا) کنواں میٹھا بن گیا جس کے لعاب دہن کی برکت سے سیدنا صدیق اکبرؓ کے پیر کا زخم ختم ہو گیا۔ جس کے لعاب دہن کی برکت سے جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں کو شفا نصیب ہوئی۔ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سمیت ہزاروں آدمیوں کی میزبانی کا شرف حاصل کرنے والا حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے ۷۴ھ میں انتقال فرمایا۔ امیر مدینہ ابان بن عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بوقت وفات آپ کی عمر مبارک پورا تو ۹۴ سال تھی۔ (رضی اللہ عنہم ورضو عنہ)

◉◉◉◉◉

بقیہ: دین میں غلو

ختم کرنے لگے تو اس کا فعل عبادت میں غلو بن جائے گا۔

اسلام میں غیرت مندی کو پسند کیا گیا ہے لیکن کسی کی غیرت مندی اگر اس حد تک بڑھے کہ اس کو اپنے خلاف سچائی کے اعتراف میں بھی غیرت آنے لگے، تو ایسی غیرت غلو کی فہرست میں شامل ہو جائے گی۔

اسلام میں اہل علم کا احترام کرنا سکھایا گیا ہے لیکن اگر اہل علم کے احترام کا مطلب یہ لیا جائے کہ اہل علم پر تنقید نہ کرو، تو یہ غلو بن جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ محض دینی جذبہ کسی عمل کو دینی نہیں بناتا، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ عمل خدا کے حکم اور رسول کے نمونے کے مطابق ہو۔

(الرسالہ، دہلی)

قادیانیت کے رنگ و روپ

حضرت مولانا محمد ابراہیم مظاہریؒ، رنگون برما

مجاہد ملت حضرت مولانا ابراہیم احمد مظاہریؒ ملک برما کے مایہ ناز عالم دین گزرے ہیں۔ وہ بڑے مدبر، مفکر، مفسر مجاہد اور خطیب و ادیب بھی تھے انہوں نے مظاہر العلوم سہارنپور سے فراغت حاصل کی تھی جمعیت العلمائے برما کے صدر رہے، رنگون برما سے ایک اردو روزنامہ "دو رجدید" شائع ہوا، جس کے وہ خود ایڈیٹر تھے، ۱۹۶۴ء میں رنگون میں آپ کا وصال تقریباً ۴۴ سال کی عمر میں ہوا تھا، گو انہوں نے بہت کم عمر پائی لیکن ان کی انتھک جدوجہد مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ برما میں قادیانیت کو پنپنے کا موقع نہ مل سکا۔ ان کی تحریر ننگی تلوار تھی، ان کا اخبار رد فرق باطلہ اور خصوصاً قادیانیت کے خلاف تیر بہدف ثابت ہوا۔

حال ہی میں ہمیں ان کی ایک پرانی تحریر رد قادیانیت پر ملی ہے۔ ہم اسے قارئین کی نذر کرتے ہیں۔

ادارہ

اسلام کے ساڑھے تیرہ سو سال کی تاریخ میں اگر سب سے زیادہ کسی فرد یا جماعت نے اسلام دین الٰہی کو نقصان پہنچایا تو وہ قادیانیوں کی جماعت ہے۔ اسلام کی پوری تاریخ آپ اٹھا کر دیکھ لیجئے تو آپ کو معلوم ہوگا، کہ دشمنان اسلام نے ہمیشہ اسلام کو تباہ کرنے کے لئے جس قسم کے ہتھیار استعمال کئے ہیں، وہ سب کے سب قادیانیوں کے ہتھیار کے سامنے ماند ہیں مرزا قادیانی نے اپنی تحریک "اسلام" کے نام سے شروع کی۔ اور وہ سب کچھ کر ڈالا جس کو مٹانے کے لئے اسلام آیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ختم نبوت جیسے ایک صریح واضح اور بدیہی مسئلے کو اس طرح کے فلسفوں اور سفسطوں میں الجھا دیا کہ اچھے اچھوں کو تشابہ لگ گئے۔ مرزا قادیانی نے اپنی دشمن اسلام تحریک کو سب سے پہلے تبلیغ اسلام کے نام سے شروع کی، پھر مجدد ہونے کا دعویٰ کیا، پھر مہدی معہود اس کے بعد مسیح موعود اور سب سے آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور یہ سب کچھ انہوں نے اسلام کے نام پر کیا، تاکہ مسلمانوں کو آسانی سے دھوکہ دیا جاسکے۔ اس کے لئے انہوں نے دورانہ کاستادطیبی الفاظ کی موشگافیاں لفظ اور معنی کا ہیر پھیر اور روایت و درایت کی باریکیاں پیدا کیں۔ تاکہ مسلمانوں کو یہ معلوم ہی نہ ہو سکے کہ دراصل یہ اسلام کو تباہ کرنے اور اسلام سے مسلمانوں کو نکالنے کی یہ تحریک ہے۔

یہ حربہ سوا ہزار سال میں دشمنان اسلام کو بالکل نہیں سوجھا کہ اسلام کا نام لے کر اسلام ہی کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا جائے۔ مسیلمہ کذاب سے لے کر محمد علی باب اور بہاء اللہ تک جتنے جھوٹے نبوت کے مدعی پیدا ہوئے۔ ان سب نے اپنے آپ کو نئے مذہب کا بانی اور ایک نئے دین کا داعی قرار دیا، اور اپنے فرقہ کو اسلام سے الگ ایک فرقہ بتلایا۔ چنانچہ آج بھی بابی اور بہائی تحریک ایک الگ فرقے کی حیثیت سے بعض جگہ موجود ہے لیکن مرزا قادیانی نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے قادیانیت کو اسلام کی ایک شاخ بتا کر اسلام ہی کا ایک شعبہ قرار دیا حالانکہ

- ان کا نبی جدا۔
- ان کا جبریل الگ۔
- ان کا مدینہ قادیان۔
- ان کی مسجد اقصیٰ قادیان میں۔
- ان کے ساتھیوں کو اسی طرح صحابی قرار دیا گیا جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو صحابی قرار دیا گیا۔
- ان کا قرآن جدا۔
- ان کا کلمہ الگ۔
- اور موجودہ کلمہ میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں نعوذ باللہ محمد رسول اللہ سے مراد مرزا قادیانی ہے۔
- مرزا قادیانی پر ایمان نہ لانے والا کافر و مرتد دین اور جہنمی ہے۔
- جو مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لایا وہ مردود و لعین
- مرزا قادیانی پر ایمان لانے والوں کے علاوہ دنیا کے تمام مسلمان بیک جنبش قلم کافر۔

وہ تمام اصطلاحات جو قرآن، اسلام، دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھے تمام اصطلاحات مرزا نے اپنے اوپر چسپاں کی اور اس طرح اسلام کے نام اور اس کے لیبل کو اپنے لئے استعمال کیا کہ بادی النظر میں آدمی کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن اور اسلام میں رسول اللہ کے لئے جتنی اصطلاحات ہیں، وہ سب کی سب ان کے لئے ہیں۔ یہ اتنا بڑا فریب اور دجل ہے، جس کی مثال اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ مسلمانوں کو اور زیادہ مغالطہ میں رکھنے کے لئے قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ کر لیا، اور یورپ میں اپنی جھوٹی نبوت کو پھیلانے کے لئے اسلام کا نام استعمال کیا اور دنیا میں یہ مشہور کرایا، کہ وہ اور ان کی امت کے لوگ ہی دراصل اسلام کی خدمت کر رہے ہیں، اس چیز نے مغالطے میں مزید اضافہ کیا۔

سب سے بڑھ کر اپنی اس تحریک کو پھیلانے کے لئے مرزا قادیانی نے انگریزی حکومت کی سرپرستی حاصل کر لی اس کے زیر حفاظت اور اس کی تلوار کے سائے میں اپنے غلط مذہب کو پھیلایا، برطانوی حکومت کی حمایت اور اس کی سرپرستی کی وجہ سے بلکہ خود مرزا قادیانی کے الفاظ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا بننے کی وجہ سے اس تحریک کو سرکاری دفتروں میں اور فوج میں بڑی نشو و نما ملی، خود لندن میں اس تحریک کو بڑی شہ دی گئی اس طرح یہ تحریک اور زیادہ پھیلی۔ پھر اس کے پیچھے سرمائے کے جال بچھائے گئے، پریس اور لٹریچر کا زور، پبلسٹی اور پروپیگنڈے کی طاقت، ان سب نے مل کر اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے مرزا قادیانی اور

اس کے پیروکاروں کو اور زیادہ موقع ملا اس طرح جا بجا اپنی شاخیں قائم کیں۔ اس کے بعد وہ اپنے جھوٹے مذہب کو پھیلانے لگے۔

کوئی قادیانی چاہے وہ لاہوری ہو یا ربوہ والے محمودی قادیانی جب آپ سے ملیں گے۔ تو آپ سے اسلام کی باتیں کرے گا۔ اسلام کی خوبیاں۔ اسلامی تعلیمات کی برتری اور اسلام کے دین کامل ہونے کے اسباب پر وہ روشنی ڈالے گا۔ اور وہ فوراً یہ نہیں بتائے گا کہ مرزا قادیانی کی امت میں سے ہے لیکن اس کے بعد آہستہ آہستہ وہ آپ کو بتلائے گا کہ مسلمانوں میں ایک مجدد پیدا ہوا ہے۔ وہ ہمارے امام ہیں۔ انہوں نے اسلام کی بڑی بڑی خدمتیں کیں۔ انہوں نے اسلام کو پھیلانے کے لئے بڑی قربانیاں دیں۔ ان کی وجہ سے یورپ میں اسلام پھیل رہا ہے۔ اور انہوں نے اتنی کتابیں لکھیں وغیرہ وغیرہ

بعد میں آہستگی سے کہے گا کہ وہ محمد رسول اللہ کے تحت ایک نبی ہیں۔ اور اللہ نے ان کو نبی بنایا ہے۔ اور پھر مرزا قادیانی کے جھوٹے فضائل بیان کرے گا۔ اس طرح وہ حلق کے نیچے شکر میں لپٹی ہوئی کونین کی گولی ڈالے گا۔ پھر اس کو اچھی طرح رام کرنے کے لئے روپے اور پیسے کا لالچ دے گا۔ اس کے کاروبار کو چلانے کے لئے مالی امداد اور قرضے دے گا۔ اور آہستہ آہستہ جب وہ پوری طرح کنٹرول میں آجائے گا۔ تو اسے مکمل طور پر قادیانی بنا دیا جائے گا کیونکہ ایک طرف پیسے کی زنجیر دوسری طرف مالی امداد کی مروت یہ سب ملا کر اس کو قادیانی بنا دیگا۔

یہ تو ہوا تصویر کا ایک رخ جس میں اسلام ہی کا نام لے کر وہ تمام کام قادیانی کرتے ہیں جس کو مٹانے کے لئے اسلام آیا تھا۔ اور جن پر عمل کرنے کے بعد مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اور دوسری طرف وہ اپنے قادیانی بھائیوں سے کہیں گے کہ جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نہیں لائے وہ کافر ہیں ان کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ ان سے شادی بیاہ نہ کرو۔ ان کے قبرستان میں جنازے دفن نہ کرو۔ اور ان کے ساتھ اس قسم کا

باقی صفحہ پر

قادیانی
تاریخ پاکستان کو مسخ کر رہے ہیں

تحریر ـــ ب۔ ذ

برطانوی سامراج کے سائے تلے پروان چڑھنے والی تحریک قادیانیت ملت اسلامیہ کے خلاف ایک کھلی سازش تھی۔ برطانیہ کو قدرتی طور پر اس تحریک سے ہمدردی تھی اور اس کی اعانت کو وہ واجب سمجھتا تھا کیونکہ قادیانیت نہ صرف اسلام کی فکری ترقی اور اس کے غلبہ کی راہ میں ایک سنگ گراں تھی بلکہ اس نے سامراج کی مدد کو وظیفہ جان اور جزو ایمان قرار دے ڈالا تھا۔ ایسی سامراج دیہود نواز تحریک جس کا خمیر ہی اسلام ملک دشمنی پر قائم ہوا ہو اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ مسلمانوں کی تحریک حریت میں کوئی مثبت کردار ادا کرے گی امید موہوم سے کم نہیں یہ بات قادیانی تحریک کے اپنے مفاد میں تھی کہ وہ سامراج کی حلقہ بگوش بن کر برطانوی سامراج کی کھلی مدد سے مسلمانوں کو مرتد بنا کر اپنی ایک الگ جماعت تشکیل دے اور ملت اسلامیہ کو مسلسل شکست و ریخت سے دوچار کرے۔

قادیانیوں نے تاریخ کے ہر دور میں مسلمانوں کے اجتماعی مفادات کے خلاف سازش کی چاہے یہ تحریک خلافت ہو یا تحریک موالات، گول میز کانفرنس کے دوران سرفضل حسین نے سر ظفر اللہ کو مسلمان نمائندہ کے طور پر وفد میں شامل کرایا تاکہ وہ لندن میں بیٹھ کر برطانوی آقاؤں کے اشارے پر قائد اعظم کی سرگرمیوں کا توڑ مہیا کرے اور کانفرنس میں بحث کے دوران ان کا منہ بند کرے اور ان کو دو بدو جواب دے اور یہ ثابت کرے کہ وہ مسلمانان ہند کے نمائندہ نہیں سرفضل حسین نے اپنے ایک خط میں اس امر کا انکشاف کیا ہے۔ گول میز کانفرنس میں انگریز کے کارندوں کی سازشوں سے تنگ آکر حضرت قائد اعظم لندن میں قیام پذیر ہو گئے اور ہندوستانی سیاست میں عمل داخل کم کر دیا۔ ۱۹۳۳ء میں قائد اعظم لندن میں پریکٹس کر رہے تھے کہ ان کو ہندوستانی کے مسلم زعماء کے خطوط و پیغامات ملے کہ آپ واپس ہندوستان آجائیں اور اس عظیم خلاء کو پورا کریں جو آپ کے لندن رہنے کی وجہ سے پیدا ہو گیا ہے۔

ے (ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی، اقبال کے آخری دو سال)

قادیان کے سازشی عناصر نے قیام پاکستان کے بعد تاریخ کو شرمناک طور پر مسخ کرنے کی مہم کا آغاز کر دیا اور یہ ثابت کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے کہ وہ پاکستان کے قیام کے پرزور حامی تھے۔ اس سلسلے میں انہوں نے یہ افسانہ تراشا کہ جب قائد اعظم لندن میں قیام پذیر ہوئے اس وقت مرزا محمود نے لندن مشن کے سابقہ انچارج عبدالرحیم درد کو فروری ۱۹۳۳ء میں دوبارہ لندن بھیجا گیا کہ وہ قائد اعظم سے ملیں اور انہیں ہندوستان آنے پر مجبور کریں۔ اس سلسلے میں [illegible] اعظم کی ایک تقریر کا حوالہ دیا جاتا ہے جو آپ کے چھ اپریل ۱۹۳۳ء کو عید الاضحیٰ کے موقع پر کی جس کا عنوان "مستقبل کا ہندوستان تھا" صدر جلسہ برطانوی سیاستدان اور ممبر پارلیمنٹ سر سٹورٹ سینڈیمان تھا۔ اس تقریر کے آغاز میں آپ نے فرمایا کہ لندن مشن کے انچارج کی "پرزور ترغیب کے باعث ان کے لئے کوئی راہ باقی نہ رہی کہ وہ لندن [illegible] مشن میں ایک تقریر کریں۔ اس تقریر میں آپ نے چرچل کے بعض سیاسی نظریات پر بحث کی۔ دوران تقریر بعض لوگوں نے شور ڈالنے اور بدامنی پھیلانے کی کوشش کی جس پر قابو پا لیا گیا۔ اس واقعہ کی آڑ میں قادیانی تحریک آزادی کا کریڈٹ لینے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ اس تقریر سے یہ کہیں ثابت نہیں کہ قادیانی مشنری درد نے قائد اعظم کو ہندوستان آنے پر مجبور کیا اور نہ ہی یہ واقعہ اس طور پر قادیانی لٹریچر میں ۱۹۳۳ء سے ۱۹۴۷ء تک تحریر ہوا قائد اعظم اپنی مرضی و منشاء کے مالک تھے آپ کو لیاقت علی خان

نے مجبور کیا کہ آپ ہندوستان آکر مسلمانوں کی قیادت کریں اور مسلمانوں نے آپ کی عدم موجودگی آپ کو مسلم لیگ کی سیادت کا اہل قرار دیا اور اپنا ارادہ بدلنے پر مجبور کیا۔ قادیانی جو کہ گول میز کانفرنس سے قبل اور ان کے درمیان اور پھر بعد میں مسلم اور قائد اعظم کی سیاست کے سخت مخالف تھے آپ کو واپس آنے کی کیسے دعوت دے سکتے تھے؟ آپ جب ۱۹۳۴ء میں ہندوستان تشریف لائے اور مرکزی اسمبلی کے انتخاب میں بلا مقابلہ منتخب ہوئے تو اس وقت قادیانی کانگریس سے محبت کی پینگیں بڑھا رہے تھے۔ اگر قادیانی مشنری کے کہنے پر آپ ہندوستان تشریف لائے تو مرزا محمود نے آپ سے کیا تعاون کیا اس کا کوئی ایک خطبہ بھی ایسا ہے جس میں اس نے کہا ہو کہ درد کو اس نے حکم دیا کہ قائد اعظم کی خدمت میں واپس آنے کو کہے؟ کیا مرزا محمود اور اس کے حواریوں نے اس زمانے ۱۹۳۴ء/۱۹۳۵ء میں مسلمانوں کی کسی تحریک میں کوئی عملی حصہ لیا اور مسلم لیگ کی حمایت میں کوئی عملی حصہ لیا اور مسلم لیگ کی حمایت میں کوئی عملی قدم اٹھایا؟ قائد اعظمؒ کی تقریر کو بنیاد بنا کر ایک انوکھی بات پیش کرنا اور تاریخی حقائق کو مسخ کر کے اپنی پاکستان دوستی کا راگ الاپنا ایک شرمناک جسارت ہے۔ تاریخ کے طلباء اور مسلمانوں کو ان قادیانی خرافات کا نوٹس لینا چاہیئے اور تاریخی ریکارڈ کی درستی کے لیئے اعلیٰ سطح پر اقدامات کرنے چاہئیں مگر چند سالوں بعد قادیانی اس بات کو اپنے کھاتے میں ڈال لیں گے۔ تاریخ آزادی میں حصہ لینے والے سیاسی زعماء، میاں ممتاز دولتانہ، سردار شوکت حیات، مولانا ظفر احمد انصاری، مولانا عبدالستار نیازی جیسے اکابر کو چاہیئے کہ ان امور کی تصحیح فرمائیں اور قادیانیوں کے غلط دعوؤں اور فریب کاریوں کا پردہ چاک کریں۔ شریف المجاہد، سید شریف الدین پیرزادہ، ڈاکٹر حسن رضوی عسکری صاحب بھی قلم اٹھائیں تو ایک خدمت ہوگی

ہماری معلومات کے مطابق یہ تاریخی مسخ کاری سب سے پہلے لارنس آف قادیان ولی اللہ شاہ نے کی ۱۹۴۹ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر لاہور میں تقریر کرتے ہوئے اس نے قادیانیوں کا قیام پاکستان میں نام نہاد رول بتایا اور اس واقعے کا ذکر کیا جو سراسر دھوکہ دہی پر مبنی ہے اس کے بعد سر ظفر اللہ نے اسے اپنی تصانیف کی زینت بنایا اور مولف تاریخ احمدیت نے اسے اپنے طور پر درج کیا۔ خورد درد نے یہ بات ۱۹۵۵ء میں پہلی تصنیف کی اور حضرت قائد اعظمؒ کی پاس تقریر کو مخصوص قادیانی رنگ دے کر ایک انہونی بات پیش کی جس نہ تو قادیان کے سیاسی عقائد سے کچھ تعلق ہے اور نہ ہی مرزا محمود کی اس زمانے کی سیاست سے سروکار، مرزا محمود یونینسٹ پارٹی کا حامی، مسلم لیگ کا مخالف اور مسلمانوں کی سیاسی تحریکات کا دشمن تھا وہ سر ظفر اللہ کو وائسرائے کی ایگزیکٹیو کونسل کا ممبر بنانے میں اپنا اثر رسوخ اور جماعتی وفاداریاں کا سودا کر رہا تھا اسے قائد اعظمؒ کی ذات گرامی سے کیا دلچسپی ہو سکتی تھی۔ حضرت قائد اعظمؒ کی تقریر دنیا کے معتبر اخبارات جیسے MADRAS MAIL، THE STATLSNAS HINDU، THE REENNIS STAND AND WENT APNICE CALCULTA DHAM PIONEER ALLAH BAD میں شائع ہوئی۔ آخر میں ہماری گزارش ہے کہ تاریخی واقعات کو قادیانی مسخ کاریوں سے بچانے میں کوتاہی نہ کی جائے۔

۱؎ (ولی اللہ شاہ، انقلاب عظیم اور بشارات واندزار لاہور ۱۹۵۰ء)

۲؎ ملاحظہ ہو الفضل یکم جنوری ۱۹۵۵ء

بقیہ: قادیانیت کے ناگ

برتاؤ کرو جس طرح کافروں مشرکوں اور مرتدوں کے ساتھ کیا جاتا ہے

دیکھئے کس قدر خوفناک اور کس قدر خطرناک تحریک ہے۔ ایک طرف اسلام کے نام پر اسلام کو مٹایا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو کافر و مرتد قرار دیا جاتا ہے

بتلایئے: ایسی دشمن اسلام اور اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والی تحریک سوا ہزار سال کی تاریخ میں کبھی نظر آئی۔ یہ ہوشیاری کسی دشمن اسلام کو بھی نہیں سوجھی، کسی مدعی نبوت کے ذہن میں بھی نہیں آئی کہ ہم اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کریں اور اس کا نام بھی اسلام ہی رکھیں۔ یہ جسارت اور یہ دیدہ دلیری آج تک کسی نے نہیں دکھائی، جو گزشتہ نصف صدی سے قادیانی گروہ کر رہا ہے اور جس کی داغ بیل مرزا قادیانی نے ڈالی ہمارے ملک میں قادیانیت کی دونوں شاخیں یا گروہ والے محمودی قادیانی اور لاہوری قادیانی دونوں کام کر رہے ہیں اور دونوں کے کام کرنے کا ڈھنگ وہی ہے جو ان کے مرکزوں کا ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے برما کے مسلمانوں کا احساس بیدار ہے۔ اور بہت حد تک وہ اس تحریک سے واقف ہیں اس لئے قادیانیوں کو خاطر خواہ کامیابی نہیں ہو رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اگر اسلامیان برما نے اس تحریک کے نقصانات سے اپنی واقفیت جاری رکھی۔ اور برابر ایسا لٹریچر پڑھتے رہے جس کی وجہ سے قادیانیت کے بارے میں پوری معلومات حاصل ہوں تو انشاء اللہ امید ہے کہ مسلمان اپنے ایمان کو بچا سکیں گے۔

ابراہیم احمد مظاہری ۱۲، ربیع الاول ۸۲ھ مطابق ۱۳، اگست ۶۲ء

دفتر مرکزی جمعیت علماء برما، رنگون۔

SSSS

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیت! انگریز! حکومت کی ایجاد ہے

جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالحق انصاری صاحب سے انٹرویو

رپورٹ: محمد اکرم فضل ایم اے، نمائندہ ختم نبوت الریاض سعودی عرب

گزشتہ دنوں یہاں الریاض شہر (جو کہ سعودی عرب کا دارالخلافہ بھی ہے) میں الندوۃ العالمیۃ للشباب الاسلامی (WAMY) میں "اسلام اور دیگر مذاہب کا تقابلی جائزہ" کے موضوع کے تحت ایک نشست ہوئی۔ اس نشست میں ڈاکٹر عبدالحق انصاری صاحب، جو کہ یہاں جامعہ امام محمد بن سعود الاسلامیہ میں پروفیسر بھی ہیں، نے خطاب فرمایا جس میں انہوں نے تمام مذاہب کی اصل حقیقت تفصیل سے بیان کی اور اسلام اور قرآن کی حقانیت کو بھی تفصیل سے واضح کیا۔ ڈاکٹر موصوف کا یہ پروگرام تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ پروگرام کے اختتام پر سوال و جواب کی بھی ایک نشست کا اہتمام کیا گیا تھا۔ سوال جواب کی اس نشست میں نمائندہ "ختم نبوت" نے یہ سوال کیا کہ آپ نے تمام مذاہب کی اور اسلام کی تشریح واضح کی ہے، لیکن آپ نے قادیانیت کے بارے میں کچھ بھی بیان نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر موصوف نے فرمایا کہ قادیانیت اس وقت کی انگریز حکومت کی ایجاد ہے، جس کا واحد مقصد مسلمانوں کے بنیادی عقیدۂ توحید اور رسالت میں نقب لگانا ہے (جس مقصد) کے لئے انگریز حکومت نے مرزا قادیانی کو خرید کیا تھا۔ چونکہ انگریز حکومت نے اس نقب زنی کے لئے قادیانیت کے بانی کو حکومت کی طرف سے نوازشات اور سہولیات سے نوازا تھا، لہٰذا مرزا قادیانی نے اپنی تصانیف میں حکومت کی تعریف بھی کی اور انگریز حکومت کے مقصد کی خاطر توحید اور رسالت جیسے پاکیزہ عقیدہ میں نقب لگائی، جس کی تفصیل مرزا کی کتب اور بیانات سے بالکل واضح ہے اور جہاد جیسے فریضہ کو ساقط قرار دیا۔

اسی سوال کے دوسرے حصے کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر موصوف نے بتایا کہ اسلام میں نبوت کا مقام ایسا بلند اور پاکیزہ مقام ہے جو صرف اور صرف خداداد ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاء کو بغیر ان کی طلب اور خواہش کے نوازا ہے۔ اور مثال کے طور پر ڈاکٹر موصوف نے چند انبیاء کے حوالے بھی بیان کئے جو کتب میں بھی موجود ہیں، جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک بت فروش کے گھر پیدا ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے بتوں کا کاروبار کرنے والے سردار کے گھر میں اپنے نبی کو پیدا فرما کر اپنی شان کو ظاہر کیا جبکہ ماحول توحید کے سراسر برعکس تھا اور سراسر شرک میں ڈوبی ہوئی قوم اور بالخصوص حضرت ابراہیمؑ کا گھرانہ یعنی تمام ماحول توحید کے برعکس لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو مبعوث فرمایا تو وہ اس عقیدۂ توحید پر خود بھی قائم ہوگئے اور اسی عقیدہ کی تعلیم بھی دی اور اسی عقیدہ کی خاطر آگ میں بھی پھینکے گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نبوت کے لئے خود سے کوئی کوشش نہیں کی بلکہ یہ خدائی عطیہ تھا۔ اسی طرح حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر آگ لینے کی خاطر گئے تھے کہ ان کو نبوت عطا ہوئی، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی قبولیت کے طور پر مبعوث فرمائے گئے جس کے لئے آپؐ نے بذات خود نہ کوئی خواہش اور نہ ہی کوئی جدوجہد کی۔ لیکن جب اللہ نے آپؐ کو آخری نبی کے طور پر مبعوث فرمایا تو سب سے زیادہ آپؐ نے اللہ کے پیغام کو پہنچانے کی جدوجہد کی اور رہتی دنیا تک اس پیغام کو پہنچانے کی وصیت کی۔

اسی سوال کے تیسرے حصے کے جواب میں ڈاکٹر موصوف نے اس طرح تفصیل بیان کی کہ تمام انبیاء علیہم السلام خدا کی طرف سے مبعوث فرمائے گئے اور ان کی ذاتی خواہش کہیں بھی ظاہر نہیں ہوتی، جبکہ مرزا قادیانی اپنی تصنیفات میں کہیں اپنا تعلق انبیاء کے ساتھ ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے، کہیں خود کو ہی خدا کہہ دیتا ہے اور کہیں خود کو خود ہی لعنتی قرار دیتا ہے...... وغیرہ وغیرہ۔ اور ایک اور لطیف نکتہ یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی نبوت کے مبعوث ہو جانے کے بعد اپنے ایک ہی مضبوط موقف پر شروع سے آخر تک قائم رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبی مبعوث فرمایا اور جس عقیدۂ توحید و رسالت کی تعلیم کا ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا شروع سے آخر تک وہ اس عقیدہ پر خود بھی قائم رہے اور آخری دم تک اس عقیدہ کی خاطر جدوجہد کی اپنی جان کی پرواہ نہیں کی اور خدا کی تعریف کے سوا انہوں نے کسی اور کی تعریف نہیں کی، تمام عمر انہوں نے اسی عقیدہ میں کھپا دی اور قوم کی طرف سے جو جو بھی سختی کی گئی اس کو برداشت کیا اور ذرا بھی اپنے موقف سے نہ پھرے۔ جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کا ارادہ بھی خود ہی ظاہر کیا اور اس سلسلہ میں مرزا قادیانی نے اپنی جھوٹی نبوت کو تدریجاً ارتقائی صورت سے پروان چڑھایا ہے۔ پہلے خلیفہ اور بعد میں انبیاء سے اپنی نسبت ظاہر کی، کبھی خود ظل ثابت کرنے کی کوشش کی۔ کبھی خود کو مریم کہا، کبھی عیسیٰ کہا، کبھی مہدی اور کہیں خدا کہا جبکہ کسی بھی نبی کو ایسے ارتقائی مراحل کی ضرورت پیش نہیں آئی اور وہ شروع سے آخر تک ایک ہی موقف پر قائم رہتے نظر آتے ہیں اور اسی موقف کی خاطر اپنی جان کھپا دیتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے جس طرح سے انگریزی حکومت نے اس کی امداد کی اس طرح سے ارتقاء کیا اور اس کی ارتقائی صورت حال کی ایک وجہ اور بھی سمجھ میں آتی ہے کہ مرزا قادیانی نے یکدم اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان اس وجہ سے بھی نہ کیا کہ کہیں یکدم اس کا خاتمہ نہ ہو جائے اور کیونکہ خود ہی وہ جانتا تھا کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور وہ اپنی پوزیشن کو چونکہ خود ہی جانتا تھا، اس وجہ سے اس نے بتدریج ارتقائی راستہ اختیار کیا۔

مطالعات و تعلیقات

از حافظ محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

مرزا قادیانی ایک نظر میں

قادیانی گروہ کے بانی مرزا غلام قادیانی نے پہلے خادم اسلام ہونے کا دعویٰ کیا پھر مجدد کہلائے مہدی آخر الزمان بنے مثیل مسیح کا نعرہ لگایا پھر مسیح موعود کے مدعی ہوئے کبھی محدث و امام کہلائے نبوت و رسالت کے دعویدار ہوئے اس سے ترقی کی تو انبیاء کرام سے برتر ہونے کا اعلان کیا اس سے آگے بڑھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئے اب کیا تھا خدا بننا باقی رہ گیا سو پہلے ابن اللہ بنے پھر اس سے ترقی کی تو اللہ کی بیوی بن گئے پھر ایسے فنا فی اللہ ہوئے کہ خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے اور آسمان و زمین کی خلقت کا بھی کشفی طور پر دعویٰ کر دیا۔ اس پر بھی اطمینان نہ ہوا تو ایک بیدار ہونے والے لڑکے پیش گوئی کرتے ہوئے کہہ دیا کان اللہ نزل من السماء یعنی خدا کا بیٹا بنتے بنتے اب خدا ہی کو بیٹا بنا لیا۔

مرزا مسلمانوں کے لئے مہدی، عیسائیوں کے لئے مسیح ہندوؤں کے لئے کرشن ہوئے ہزارہا الہام ان پر آنے لگے، لاکھوں نشانیاں پیش کرنے کا اعلان کیا۔ الہام کیا تھا سیکڑوں وعدے سیکڑوں وعیدیں، زلزلے طاعون بخار، پھر عجیب بات یہ کہ الہام اردو، عربی، فارسی، پنجابی، انگریزی میں لگاتار آئے اگر کوئی زبان رہ گئی تو چینی برمی، فرانسیسی اس شرف سے محروم رہ گئی۔

مرزا بزعم خود بہت بڑے مناظر بھی تھے، مار کھا کھا کر بھی فتح کا ڈنکا بجایا کرتے تھے۔ تاریخ مقرر کرتے مگر اس تاریخ کو ٹھیک نہیں اور بیجا یا کرتا تھا واپس پر فتح عظیم کا اشتہار طبع کر دیا کرتے تھے۔

مرزا ایفاء عہد میں بھی کبھی پورے نہ اترے۔ پانچ کو پچاس ستر ہزار کو ساٹھ لاکھ بنا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا اگر کوئی پوچھتا تو اسے ایسی سناتے کہ بیچارہ چوں چوں کر مرزا سے گفتگو کی ہمت نہ کرتا۔

مرزا ماشاء اللہ بے نقط سنانے میں بھی اپنی کوئی نظیر نہ رکھتے تھے۔ آپ کو ہر ہر قسم کی گالیاں از بر یاد ہوا کرتی تھیں۔ بلکہ طبیعت میں نشاط ہوتا تو جب تک ہزار بار لعنت لعنت نہ فرما دیتے کچھ اچھا نہیں ہوتا تھا۔

مرزا نے خدا سے دعائیں بھی بڑی فرمائیں ہیں مگر خدا نے سوائے ایک دعا کے اور کوئی دعا قبول نہیں فرمائی۔ اور جو دعا قبول فرمائی وہ ہیضہ اور طاعون ہی کی تھی۔ اور آپ نے اس حالت میں اس دنیا کو کوچ کر دیا۔

مرزا صاحب کا اقراری کفر

مرزا اپنے الہاموں کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

یہ مکالمہ الہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے اگر میں ایک دم بھی اس میں شک کروں کافر ہو جاؤں (تجلیات الہیہ ص25)

مگر دوسری طرف مرزا یوں بھی فرماتے ہیں:

مسیح کی وفات عدم نزول اور اپنی مسیحیت کے الہام کو میں نے دس سال تک ملتوی رکھا بلکہ رد کر دیا۔

(دیکھئے حمامۃ البشریٰ بحوالہ عشرہ کاملہ ص...)

گویا آپ دس سال تک کافر ہی رہے۔ کیا خوب کفر کا فتویٰ ملا۔

عمر بڑھانے کے لئے جھگڑا

مرزا کے خدا نے مرزا سے وعدہ کیا تھا کہ:

ولنحيينك حيوة طيبة ثمانين حولا او قريبا من ذلك او نزيد عليه سنينا

(اربعین بار دوم ص33)

خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ میں اسی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا۔ (اربعین نمبر3 ص1)

مگر پھر مرزا باوجود اس کے مزید عمر کے خواہش مند تھے اور اپنی عمر بڑھوانے کے لئے لڑا کرتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ ایک روز کشفی حالت میں ایک بزرگ صاحب کی قبر پر میں دعائیں مانگ رہا تھا اور وہ بزرگ ہر ایک دعا پر آمین کہتے جاتے تھے اس وقت خیال ہوا کہ اپنی عمر بھی بڑھوا لوں تب میں نے دعا کی میری عمر پندرہ سال اور بڑھ جائے۔ (یعنی 95 سے بھی اوپر ہو) اس پر اس بزرگ نے آمین نہ کہی تب اس صاحب قبر سے بہت کشتم کشتا ہوا تب اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیں آمین کہتا ہوں اس پر میں نے اسے چھوڑ دیا اور دعا مانگی کہ میری عمر پندرہ سال اور بڑھ جائے تب اس بزرگ نے آمین کہی اب میری عمر 95 سال ہے۔ (ملخصاً الحکم 17-24 دسمبر 1902ء)

تو قادیانی صاحبان ہی بتلائیں گے کہ مرزا نے 95 عمر پائی تھی یا نہیں؟ ہم بتلانا یہ چاہتے ہیں کہ مرزا کا خدا اس قدر عاجز ہے کہ مرزا کو 80 کے قریب نہ رکھ سکا اور مرزا نے ایک ہی جست میں 15 سال بڑھا دیئے اور مرزا کا خدا بے چارہ دیکھتا ہی رہ گیا۔

عربی میں الہام کی وجہ تو پھر؟

مرزا کا دعویٰ ہے کہ اس کے خدا نے اس پر ہر زبان میں الہام کیا ہے۔ کہیں انگریزی میں کہیں اردو میں کبھی پنجابی میں کبھی فارسی میں کبھی عربی میں۔ لوگوں نے اعتراض کیا کہ مرزا کی زبان تو اردو ہو گی اس لئے الہام اردو میں ہونا چاہیے نہ کہ عربی وغیرہ میں تو مرزا نے معترضوں کو کہا کہ:

اس کا یہی جواب ہے کہ شاخ اپنی جڑ سے علیحدہ نہیں ہو سکتی جس حالت میں یہ عاجز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنارہ عاطفت میں پرورش پاتا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کا الہام بھی اس پر گواہ ہے کہ تبارك الذي من علم وتعلم یعنی بہت برکت والا وہ انسان ہے جس نے اس کو فیض روحانی سے مستفیض کیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرا بہت برکت والا یہ انسان ہے جس نے

اس سے تعلیم پائی تو پھر جب معلم یعنی زبان عربی رکھتا ہے ایسا ہی تعلیم پانے والے کا الہام بھی عربی ہی چاہیئے۔ تا مناسبت ضائع نہ ہو۔
(اربعین ص۸۳)

عربی الہام کی یہ وجہ تو بیان ہو گئی۔ مگر سوال یہ ہے کہ انگریزی الہام بھیجنے والا کون ہے؟ اردو الہام بھیجنے والا کون ہے؟ فارسی کیا الہام بھیجنے والا کون سی ہستی ہے۔؟ اگر ہم یہی کہہ دیں کہ جس ساعت میں مرزا انگریزوں کے سایہ عاطفت میں پرورش پا رہا ہے۔ تو جب معلم انگریز ہے تو شاگرد پر بھی انگریزی الہام کی بارشیں برستی رہیں تا مناسبت ضائع نہ ہو اور مرزا کو انگریزی نبی کہہ دیا جائے تو قادیانیوں کی جبیں پر شکنیں پڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیئے۔

جھوٹا مرتد ہے

مرزا کے نزدیک جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں خود لکھتے ہیں:

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں (اربعین نمبر۳ ص۲۴)

اسی کتاب میں لکھتے ہیں:

جھوٹ بولتا ہے یا اس میں جھوٹ ملاتا ہے وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے۔ (اربعین نمبر۳ ص۲۴)

اسی میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔ (اربعین نمبر۳ ص۲۵)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا کے بقول جھوٹا لعنتی، مرتد اور نجاست کا کیڑا ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب پر یہ فتویٰ کس طرح چسپاں ہوتا ہے۔ اسی کتاب میں مرزا فرماتے ہیں کہ:

اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔
(اربعین نمبر۴ ص۱۳)

مرزا تو خیر اس دنیا میں نہیں ہے مگر ان کے جانشین تو موجود ہیں ان کی خدمت میں عرض ہے کہ ان تمام انبیاء کی وہ بشارت تو دکھا دیجئے جنہوں نے کہا کہ اس وقت میں وہ آئے گا۔؟

مرزا صاحب نے اسی کتاب میں یہ مسئلہ واضح کر دیا کہ:

انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔ (اربعین نمبر۲ ص۲۹)

کہاں ہے کوئی کشف؟ جس میں چودھویں صدی اور پنجاب کا ذکر ہوا ہو۔ پھر مرزا کا یہ ارشاد بھی کہیں دکھانا ہے کہ مسیح موعود یعنی مرزا کو دیکھنے کی خواہش تمام پیغمبروں کی تھی۔

اگر نہیں دکھا سکتے تو پھر مان لیجئے۔ مرزا خود ہی آپ کو لعنتی، نجاست کا کیڑا اور مرتد کہہ چکے ہیں۔ لو آپ ہی اپنے دام میں صیاد آگیا

مرزا صاحب اسی کتاب میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بھی فرمایا کہ مسیح نے ایک سو بیس برس عمر پائی۔ (اربعین نمبر۲ ص۲۲)

مرزا لکھتا ہے۔

نبیوں نے مزدوری بھی کی، بکریاں بھی چرائیں، کافروں کے ہاتھ کی چیزوں کو انہوں نے استعمال بھی کیا ان کے خچروں پر سوار بھی ہوئے جن کو دجال کہتے تھے۔ (اربعین نمبر۳ ص۲)

مرزا صاحب کے جانشینوں سے گزارش ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد مبارک دکھائیے جس میں فرمایا کہ مسیح نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی؟ اور پھر انبیاء کا یہ ارشاد بھی دکھلائیے کہ انہوں نے خچروں کو دجال کہا ہو ورنہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی خدائی مہر مرزا صاحب پر لگنے کا اقرار فرمائیے۔

دین میں غلو

از: مولانا وحید الدین خان صاحب

اسلام میں جو چیزیں منع ہیں ان میں سے ایک چیز وہ ہے جس کو غلو کہا گیا ہے۔ یعنی حد سے تجاوز کرنا۔ غلو کا یہ فعل ہمیشہ دینی معاملات میں کیا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں نصاریٰ کو غلو سے منع کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ لا تغلوا فی دینکم (المائدہ: ۷۷) یہ نہیں فرمایا کہ لا تغلوا فی کفرکم۔

میرے ہم وطنوں میں ایک صاحب تھے ان کا نام نصیر الدین تھا۔ بہت مخلص آدمی تھے۔ نماز روزہ کے حد درجہ پابند تھے۔ مگر اکثر ایسا ہوتا کہ جمعہ کی نماز کے لئے وقت پر مسجد پہنچنا اُن کے لئے دشوار ہو جاتا۔ اس کی وجہ شرعی غسل کے بارے میں ان کا انتہا پسندانہ تصور تھا۔ جمعہ کے دن جب وہ نہانا شروع کرتے تو بار بار انہیں شبہ ہو جاتا کہ اُن کا غسل مکمل نہیں ہوا۔ فلاں جگہ کے بال تک پانی نہیں پہنچا۔ جسم کا فلاں حصہ دھونے سے رہ گیا۔ چنانچہ وہ گھنٹوں غسل خانے میں نہاتے رہتے۔ بعض اوقات یہ مدت اتنی لمبی اور اتنی تکلیف دہ ہو جاتی کہ غسل کے عمل میں حوض کے پانی کے ساتھ ان کی آنکھوں کے آنسو بھی شریک ہو جاتے۔

یہ ایک غیر ضروری قسم کا شک تھا۔ شریعت کی نظر میں یہ غلو ہے نہ کہ اسلامی احتیاط۔ غلو کی یہ برائی ہمیشہ دینی جذبہ کے تحت پیدا ہوتی ہے مگر اپنے انجام کے اعتبار سے وہ دین کی ضد بن جاتی ہے۔ ابتدائی نیت کے اعتبار سے وہ بظاہر معصوم ہوتی ہے مگر عملی صورت اختیار کرنے کے بعد غیر معصوم۔

اللہ کی عبادت کرنا اسلام کے فرائض میں سے ہے۔ لیکن اگر کوئی عبادت گذار مغرب کے وضو سے فجر کی نماز پڑھے، یا رات کو سارا قرآن

باقی ص۱۵ پر

بزمِ ختم نبوت

حکمرانوں کی خدمت میں!

حاجی تاج محمد فیروز جنرل سیکرٹری عالمی مجلس بلوچستان

پاکستان ایک نظریاتی مملکت ہے جس کے حصول کے لئے لاکھوں مسلمانوں نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا۔ لیکن بدقسمتی سے ہم اپنے مقاصد حاصل نہ کرسکے جس کی وجہ قادیانیوں کی سازشیں ہیں۔ جنہوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے علیحدگی کے رجحانات اور فرقہ واریت کو فروغ دیا۔ ان کی سازشوں سے ملک دولخت ہوا ان کی کوشش ہے کہ پاکستان میں کبھی عادلانہ نظام قائم نہ ہو۔ ان کی سازش تھی کہ ملک کو آئین نہ مل سکے لیکن ۲۶ سال بعد ۱۹۷۳ء میں عوام کی منتخب قومی اسمبلی نے آئین نافذ کیا۔ ۱۹۷۴ء میں آئین میں متفقہ طور پر ترمیم کی جس میں مسلمان کی تعریف کی گئی۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا اور یہ طے پایا کہ پاکستان کا سربراہ صدر، وزیراعظم اور کلیدی عہدوں پر غیر مسلم (قادیانی) تعینات نہیں ہوسکیں گے۔ یہ ترمیم ملت اسلامیہ کو نوے سال کی جدوجہد اور ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی عظیم الشان تحریکوں کے نتیجے میں ملی گئی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں نے حضور کی ختم نبوت کی آبیاری کی اور شہید ہوئے ڈھائی لاکھ گرفتار ہوئے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں ۲۷ مسلمان شہید ہوئے ۳۰ ہزار گرفتار ہوئے۔ برصغیر کی کسی تحریک میں اتنی بڑی تعداد میں خون کا نذرانہ نہیں پیش کیا گیا۔

آپ سے ناموس رسالت کا واسطہ ہے کہ آئینی طور پر یہ طے کریں کہ کوئی قادیانی پاکستان کا صدر، وزیراعظم فوج عدلیہ کا سربراہ نہیں بن سکتا۔

ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے لئے یہ ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شافع محشر کی شفاعت نصیب فرمائے آپ کی زندگی کو تابناک بنائے (آمین)

نوجوان غیرت کریں

فرید خان بابر ـــــ شبان ختم نبوت۔ ہری پور

خدا کے فضل وکرم سے جب سے وکیل رسالہ ختم نبوۃ کا مطالعہ شروع کیا ہے۔ اس دن سے ان زندیقوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی ترکیبیں رات دن ذہن میں سوچتا رہتا ہوں۔ اس لئے کہ جبکہ ہم زندہ ہیں اور ہماری ان زندگیوں میں ہمارے سچے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس پر حملہ ہوا ہم دیکھتے رہیں، ہماری دینی غیرت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ میں تمام ان نوجوانوں سے اپیل کروں گا جو کہ اس زیور سے آراستہ ہوچکے ہیں کہ اپنی جوانیوں کو حضورؐ کی عزت پر ترجیح دو۔ بلکہ اس عارضی زندگی کو حضورؐ کی عزت وناموس پر قربان کرکے دینی غیرت کا ثبوت دیں تاکہ کل قیامت کے دن حضورؐ کے سامنے سرخرو ہو کر پیش ہوں۔

میری ایک تجویز ہے

حافظ خلیل احمد نمائندہ ختم نبوت فاروقیہ کورنگی کراچی

میری ایک تجویز ہے وہ یہ کہ ہمارے دوست سفر کرتے ہی رہتے ہیں وہ جس اسٹیشن پر رکیں یا جس شہر میں جائیں تو وہ بک سٹالوں سے ہفت روزہ ختم نبوت طلب کریں۔ الحمدللہ میں نے دیکھا ہے کہ پرچہ ہر جگہ دستیاب ہے لیکن جن شہروں میں ابھی نہیں پہنچا وہاں پہنچانے کے لئے یہ طریقہ اختیار کریں تاکہ ریلوے بک سٹال والوں اور شہری بک سٹال والوں کو پرچہ کی اہمیت کا علم ہو اس سے پرچے کی اشاعت میں مزید اضافہ ہوگا اور ختم نبوت کی بھی بھرپور تبلیغ ہو جائے گی مجھے امید ہے دوست اس طرف بھرپور توجہ دیں گے۔

رسالہ پڑھ کر شیزان سے نفرت ہوگی!

عبدالباسط سومرو ہیراج کالونی سکھر

بڑے بھائی کے توسط سے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھنے کا موقع ملا۔ آپ کا رسالہ بہت ہی اچھا اور قابل تعریف ہے۔ نونہالان ختم نبوت کا صفحہ مجھے بہت پسند آیا جو کہ بچوں اور طلباء طالبات کا صفحہ ہے۔ میں نے اس رسالے کو پڑھ کر اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کا دیا۔ انہیں بھی بہت پسند آیا۔ اصحاب ہم کو جب سے معلوم ہوا ہے کہ شیزان والے تو قادیانیوں کی ہے اس دن سے شیزان سے نفرت ہو چکی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

خواتین کو بھی پڑھائیے!

تحسین فہیم سرگودھا۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ باقاعدگی سے موصول ہو رہا ہے اس کی باقاعدگی اپنی مثال آپ ہے مضامین سے خاص رہنمائی اور بہت سے مسائل سے آگاہی ہوتی ہے۔ عورتوں کے لئے تو یہ بہت ہی بہترین رسالہ ہے کیونکہ قادیانی عورتیں ہماری مسلم عورتوں کو اپنے چنگل میں پھنساتی ہیں اور اپنے ناپاک عزائم سے ہماری عورتوں کو فریب دیتی ہیں۔ اس لئے میں قارئین ختم نبوت سے درخواست کروں گی کہ وہ ختم نبوت عورتوں میں زیادہ سے زیادہ پہنچائیں تاکہ مسلم عورتوں کو بھی قادیانیوں کے ناپاک عزائم کا علم ہو سکے۔

مسلمان ضرور کامیاب ہوں گے

غلام فاروق ——— ہری پور

میں ختم نبوت کو رسالہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں یہ رسالہ دشمنان دین کے خلاف بہت بڑا جہاد ہے اگر یہ جہاد اسی طرح جاری رہا تو ایک نہ ایک دن مسلمان ضرور کامیاب ہوں گے۔ (انشاء اللہ) میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ختم نبوت کے ان مجاہدوں کا جو پروپیگنڈوں کو منظر عام پر لانے کے لئے دن رات محنت کا، میری طرف سے ختم نبوت کے تمام کارکنوں کو سلام قبول ہو۔

قادیانی بوکھلا اٹھے!

ایم اے خان جمن نادرہ بیرکنڈ مانسہرہ:

ہفت روزہ ختم نبوت رسالہ میں نے پڑھا تو ایسا محسوس ہوا کہ خداوند کریم نے اپنی نعمتوں کا خزانہ کھول دیا ہے

اہل وعیال کی اصلاح کیلئے تیر بہدف نسخہ

قرآن مجید کی دعائیں اپنی تاثیر بہت زیادہ رکھتی ہیں۔ آجکل دعاؤں سے تغافل برتا جاتا ہے، میں تمام مسلمانوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ معاشرے کو صحیح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے اہل وعیال بچوں اور اپنے نفس کی اصلاح کی جائے تاکہ اس معاشرے کی اصلاح ہو سکے۔ قرآن پاک کی مشہور ترین دعا تیر بہدف نسخہ ہے۔ ہر نماز کے بعد کم از کم ان الفاظ میں باری تعالیٰ سے التجا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہمارے معاشرے کو درست کر دے۔ وہ دعا یہ ہے:۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی راحت عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا افسر بنا دے۔ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

اشفاق حسین واسطی ۔ عثمانیہ کالونی، کراچی

دیا ہے۔ اللہ پاک عشق رسول کے پروانوں کو تاحیات تاقیامت رکھے۔ رسالہ ختم نبوت حقیقت میں قادیانیت کے لئے ننگی تلوار ہے۔ قادیانی اس رسالہ کی پوری دنیا میں اشاعت کی وجہ سے بوکھلا رہے ہیں۔ رسالہ ختم نبوت ہم سب بھائیوں کے لئے ایک عظیم اشاعت ہے جس کی وجہ سے ہماری آنکھوں سے پردہ ہٹ گیا ہے اور ہمیں قادیانیوں کے مکروہ تبلیغی و غلط اشاعت جو کہ حقیقت میں جھوٹی ہوتی ہے اس سے نجات مل گئی۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم ختم نبوت کی اشاعت کو پوری دنیا میں آفتاب و مہتاب کی طرح روشن کرے۔ اور ہر مسلمان کو اس رسالے کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے (آمین)

پھانسی کیوں نہیں دی گئی ہے

صوفی محمد علی ژوب بلوچستان

اسلم قریشی کو مرزائیوں نے اغوا کیا ساہیوال بکھر اور سیالکوٹ میں دو بھائیوں کو قتل کیا گیا۔ حکومت نے کہا تھا کہ جو لوگ قتل کریں گے انہیں پھانسی دی جائے گی۔ مگر آج تک کسی کو پھانسی نہیں دی گئی آخر مرزائی حکومت کے کیا لگتے ہیں ربوہ میں جو کلمہ لکھا ہوا ہے۔ اس کو بھی نہیں مٹایا گیا۔ مولانا محمد یوسف پر قاتلانہ حملہ ہوا مگر وہ اللہ کے فضل سے بچ گئے میرے نزدیک یہ احتجاج کا طریقہ غلط ہے ہونا تو یہ چاہیئے جیسا ژوب میں ۳، ۱۹ء میں ہوا تھا جس پر یہاں ۶۰ گھر مرزائی تھے ان سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خارج کر دیا گیا۔ اسی تحریک میں مولانا شمس الدین کو شہید کیا گیا۔ ڈیڑھ سال ہوا ہے کہ مرزائیوں کی عبادت گاہ کو مردان میں ختم کر دیا گیا۔ یہ اہل مردان کا جرأت مندانہ اور قابل تقلید کارنامہ ہے۔

بیماریوں کے لئے شفا

حاجی عبدالکریم گوٹھ حاجی دریا خان مرکھی کراچی

یہ رسالہ علماء کرام کے لئے خطیب استادوں کے لئے فخر ہے پڑھے لکھے لوگوں کے لئے ہدایت کا راستہ مساجد کے لئے زینت گھروں کے لئے چراغ بیماروں کے لئے شفا مدرس اسکولوں کے لئے درس ضدیوں کے لئے طمانچہ ہے ذکریوں کے لئے زہر کی گولی، آغا خانیوں کے لئے ایٹم بم اور قادیانیوں کے لئے قہر خداوندی موت کا پیغام ہے۔

قادیانی مسلمان ہو رہے ہیں

صفدر حسین گلیاہ ——— اسلام آباد

عرصہ تین سال سے ہفت روزہ ختم نبوت پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے اور خدا کے فضل سے تین سال میں ایک رسالہ بھی ایسا نہیں ہے جو میں نے نہ پڑھا ہو۔ لیکن میں نے یہ دیکھا ہے کہ یہ رسالہ روز بروز ترقی کر رہا ہے اور دلچسپ ہوتا جا رہا ہے۔ کوئی وقت تھا میرے قارئین بھائی دعا کرتے تھے کہ یہ رسالہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرے لیکن میں نے دیکھا ہے کہ رسالہ نے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی نہیں کی بلکہ میرے اکابرین کی محنت اور دعا کا نتیجہ ہے کہ دن دگنے اور رات چوگنے قادیانی مسلمان ہو رہے ہیں خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔

میں دو سال سے اس کا عاشق ہوں

قاضی نوید شاہ ——— کوہاٹ

میری دعا ہے کہ ختم نبوت رسالہ خوب چلے اور بہت زیادہ ترقی کرے، میں ہر ہفتے ختم نبوت پڑھتا ہوں، میں تقریباً دو سال سے اس کا عاشق ہوں، آپ لوگوں نے جو قادیانیوں کے خلاف جہاد شروع کر رکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں آپ کو کامیاب کرے اور ان کافروں کو اللہ رسوا کرے آمین۔

مشاعرہ ٹھیک ہے

عبدالواحد بدری رائے پور سندھ

پچھلے میں مشاعرہ ختم نبوت میں حصہ لینے والے تمام شعراء بالخصوص حافظ حبیب الرحمٰن، نعیم الحق تنویر پھول کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کا بھی تہہ دل سے ممنون ہوں کہ آپ نے اس شعروں کو رسالہ ختم نبوت میں جگہ دی۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: اسماعیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

پیارے نبیؐ

کنیزہ فاطمہ، ڈیرہ اسماعیل خان

ہمارے آقا حضرت محمدؐ بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے انہیں دیکھ کر آپؐ کا دل باغ باغ ہو جاتا تھا۔ جب کبھی چھوٹے بچے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپؐ نہایت شفقت سے ان کا منہ چومتے اور ان سے میٹھی میٹھی باتیں کرتے ایک دن آپؐ چھوٹے چھوٹے بچوں کو پیار کر رہے تھے ایک دیہاتی وہاں آ گیا۔ اس نے جو رسول اکرمؐ کو بچوں سے اس طرح پیار کرتے دیکھا تو وہ بہت حیران ہوا۔ کہنے لگا آپؐ بچوں سے اتنا پیار کرتے ہیں۔ میرے دس بچے ہیں میں نے کبھی ان کو اس طرح پیار نہیں کیا۔ اس کی یہ بات سن کر آپؐ نے فرمایا اللہ اگر تمہارے دل سے محبت چھین لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ لوگ اکثر فصل کا نیا میوہ آپؐ کی خدمت میں تحفے کے طور پر پیش کرتے تھے، جب بھی کوئی شخص میوہ لاتا تو آپؐ پہلے دیکھتے کہ مجلس میں کوئی بچہ ہے اگر کوئی بچہ موجود ہوتا تو اسے بڑی محبت سے اپنے پاس بلاتے پیار کرتے اور میوہ سب سے پہلے اسے عنایت فرماتے وہ میوہ لے کر خوش ہوتا تو آپؐ اسے خوش دیکھ کر خوش ہوتے۔

آپؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ آپؐ کی آمد کی خوشی میں چھوٹی چھوٹی معصوم بچیاں گیت گا رہی ہیں۔ آپؐ ان کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے فرمایا: اے ننھی بچیو! تم مجھ سے پیار کرتی ہو؟ سب نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے مسکراتے ہوئے فرمایا میں بھی تمہیں پیار کرتا ہوں۔

آپؐ کی یہ بے مثال محبت اور شفقت صرف مسلمان بچوں تک محدود نہ تھی مشرکین کے بچوں پر بھی آپؐ اسی طرح شفقت فرماتے تھے۔

ہلکی پھلکی مسکراہیں

سید منظور احمد شاہ آسی، مانسہرہ ہزارہ

ایک یہودی ایک عیسائی اور ایک مسلمان تینوں ایک ساتھ سفر کر رہے تھے رمضان شریف کا مہینہ تھا ایک قصبہ میں پہنچے افطاری کا وقت تھا گاؤں والوں نے سمجھا شاید تینوں ہی مسلمان ہیں انھوں نے کھانے کے ساتھ بہتر سینو حلوہ بھیجا۔ یہودی اور عیسائی نے آپس میں مشورہ کر کے کہا یہ مسلمان تو روزے دار تھا یہ سارا حلوہ چٹ کر جائے گا ایسی صورت سوچی جائے دن کو اس کا روزہ ہو گا اور ہم دونوں کھا لیں گے۔ دونوں نے مسلمان سے کہا یہ حلوہ اس وقت نہیں کھاتے بلکہ صبح اٹھ کر ہم اپنے اپنے خواب جو آج رات دیکھے ہوں گے وہ سنائیں گے جس کا اچھا خواب ہو گا وہ یہ حلوہ کھائے گا مسلمان نے کہا بھلا مجھے کیا اعتراض ہے۔ مسلمان نے بہتیرا کہا کہ حلوہ تازہ ہی بہتر ہوتا ہے صبح مزے کا نہ ہو گا لیکن ان دونوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں دن کو تیرا روزہ تھا تو اب بیچارا حلوہ ہڑپ کرنا چاہتا ہے چنانچہ مسلمان بیچارہ خاموش ہو گیا۔ حلوہ سنبھال کر رکھ دیا جب سحری کا وقت ہوا تو مسلمان آہستگی سے اٹھا اور حلوہ گرم کر کے سحری کھا لی اور خاموشی سے سو گیا جب صبح ہوئی وہ دونوں بیدار ہوئے اور یہ تینوں جمع ہو کر اپنے اپنے خواب بیان کرنے لگے یہودی بولا! آدھی رات ہوئی تو میرے پاس موسیٰؑ تشریف لائے اور کوہ طور پر مجھے لے گئے۔ اور بہت سیر کرائی۔ بڑے انوارات و تجلیات کا مشاہدہ کیا ہے۔

عیسائی بولا! میرے پیغمبر حضرت عیسیٰؑ بھی آئے مجھے جگایا اور آسمان پر ساتھ لے گئے اور آسمانوں کی سیر کرائی اور بڑے عجائبات کا مشاہدہ کیا تم تو کوہ طور پر تھے اور وہ زمین پہ ہے میں تو آسمان پر تھا میرا خواب بلند درجے کا ہے۔

اب مسلمان بولا کہ! جب سحری ہوئی تو خواب میں میرے پیغمبرؐ بھی تشریف لائے اور فرمایا سحری کا وقت ہو گیا ہے تم صبح روزہ رکھو گے لہٰذا اٹھو اور حلوہ کھا لو۔ چنانچہ میں نے وہ حلوہ کھا لیا پیغمبرؐ کا حکم تھا مجھے ماننا پڑا۔

جب ان دونوں نے یہ بات سنی تو پریشانی سے کہا واقعی تو نے حلوہ کھا لیا ہے۔ مسلمان نے کہا اپنے پیغمبر کی نافرمانی کون کر سکتا ہے۔ یہودی اور عیسائی کہنے لگے ہمیں بھی اٹھا لیتے۔ مسلمان نے کہا میں نے تو بہت آوازیں دیں لیکن تم کیسے سن سکتے تھے ایک کوہ طور پر تھا اور دوسرا آسمان پر تھا۔ میری آوازیں صدا بصحرا ثابت ہوئیں۔

اب وہ دونوں کہنے لگے کہ اے مسلمان تیرا خواب ہم سے اچھا ہے کیونکہ تو نے اپنی مراد پا لی، اور ہمارے خواب ہی رہے۔

(ماخوذ از: مثنوی مولانا روم)

اللہ اور رسولؐ کا آخری فیصلہ

محمد ظہیر۔ چکیہ۔

کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں

ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دے تو پھر اُسے اپنے اس معاملے میں خود فیصلہ کرنے کا اختیار ہے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

(الاحزاب آیت ۳۶ پ ۲۲)

◇ ایمان لانے والوں کا کام تو یہ ہے کہ جب وہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جائیں تاکہ رسول ان کے مقدمے کا فیصلہ کرے تو وہ کہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور کامیاب، وہی ہیں جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔

(النور پ ۱۸)

تین باتیں

خالد محمود، ٹنڈو غلام علی

◇ توحید مسلمانوں کے لیے ایمان کی جڑ ہے۔
◇ اتباع رسول میں مسلمانوں کی کامیابی ہے۔
◇ شریعت پر عمل کرنا مسلمانوں کیلئے امن ہے۔

قبول کرلے

عمر فاروق، سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

◇ نصیحت کی بات چاہے کڑوی ہو۔
◇ بھائی کا عذر چاہے دل نہ مانے۔
◇ دوست کا ہدیہ چاہے حقیر ہو۔
◇ غریب کی دعوت چاہے تکلیف ہو۔
◇ ماں باپ کا حکم چاہے ناگوار ہو۔
◇ اپنی غلطی چاہے ذلت ہو۔
◇ نیک بیوی کی محبت چاہے بدصورت ہو۔

علم اور ارشاد نبوی ﷺ

محمد بشیر عباسی بانڈہ غیر علی خان، ایبٹ آباد

◇ علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔
◇ علم کی تلاش میں نکلنا اللہ کے راستے میں نکلنا ہے۔
◇ علم کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے۔
◇ علم کو افراد تک پہنچانا قرب خداوندی کا ذریعہ ہے۔

اقوال زرّیں

ثوبیہ تافتہ ۔ بہاولپور

◇ علم سے آدمی کی وحشت اور دیوانگی دور ہو جاتی ہے۔
◇ کامیابی صرف ایک دفعہ اپنے حصول کا موقع دیتی ہے۔
◇ خاموش رہو یا ایسی بات کرو جو خاموشی سے بھی زیادہ بہتر ہو۔
◇ اس سے بچو جو اپنے عیب فخر سے بیان کرے۔
◇ دوست سے دوستی کی حد قائم رکھو تاکہ تم محفوظ رہو۔
◇ جس کو ماں باپ ادب نہیں سکھاتے اسے زمانہ ادب سکھاتا ہے۔
◇ ادب کرو اگر ادب کروانا چاہتے ہو۔
◇ تجربہ تمہارا بہترین معلم ہے۔ اور اس کی تعلیم تمہیں زمانے کی ٹھوکریں دے گی۔
◇ اگر غرور کوئی مستند علم ہوتا تو اس کے سند یافتہ بہت ہوتے۔
◇ زندگی کیا ہے صرف وقت۔ بس اس کی قدر کرو۔

انمول نصیحتیں

عبد المجید صدیقی، کچھی بلوچستان

پانچ خصلتیں اختیار کرو۔

◇ بدکاری نہ کرو۔
◇ جہاں تک ہو سکے نیکی کرو۔
◇ تہمت لگنے کی جگہ نہ جاؤ۔
◇ خوش خلقی اختیار کرو۔
◇ تھوڑی چیز پر قناعت کرو۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت جھوٹا

جمالی عبدالناصر مدرسہ خورشید العلوم کچی کھوہ

◇ عورت نبی نہیں ہو سکتی۔
مرزا کہتا ہے میں مریم ہوں۔

◇ نبی شاعر نہیں ہوتا۔
مرزا تو بھونڈا شاعر بھی ہے۔

◇ نبی مصنف نہیں ہوتا۔
مرزا تقریباً ۸۳ کتابوں کا مصنف ہے۔

◇ نبی عقل اور حافظے میں کامل ہوتا ہے۔
مرزا کے ہاں ان دونوں چیزوں کا فقدان تھا۔

◇ نبی کامل الاخلاق ہوتا ہے۔
مرزا کی گالیاں ایسی ہیں کہ مسلمانوں کے مرد کتے، خنزیر اور حرامزادے اور عورتیں کتیاں ہیں۔

◇ نبی کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔
مرزا کے استاد فضل احمد، فضل الٰہی اور گل علی شاہ اور غلام مرتضیٰ تھے۔

◇ محمد ﷺ کے بعد دعویٰ نبوت باطل ہے۔
مرزا مدعی نبوت ہے۔

◇ نبی ملازم یا نوکر نہیں ہوتا۔
مرزا نے تیسرے درجہ کی نوکری کی ہے۔

◇ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔
مرزا نے لاہور میں انتقال کیا اور قادیان میں دفن ہوا۔

◇ نبی کی کوئی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوتی۔
مرزا کی سب پیشگوئیاں جھوٹی نکلیں۔

◇ مرزا کے اپنے فتویٰ کے مطابق یہ کہنا کہ فلاں فلاں نبی یا فلاں رسول سے افضل ہوں۔ یہ کلمات کفر ہیں۔
مرزا خود کو حضرت عیسیٰ سے اور بہت سے دوسرے نبیوں کا نام لے کر ان سے افضل قرار دیتا ہے۔

اخبار ختم نبوت

بہاولپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی کاروائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے زیر اہتمام مولانا فضل الرحمن درخواستی کی زیر صدارت جامع مسجد الصادق میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز جامع مسجد الصادق کے مؤذن قاری محمد اقبال کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ صوفی محمد رمضان ہمرشہ نے نعت پیش کی۔ سب سے پہلا خطاب مولانا اللہ وسایا کا تھا۔ مولانا نے سیرت النبی معجزات نبوی، حسن وجمال و اخلاق رسولؐ پر سیر حاصل خطاب کیا۔ مولانا نے کہا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے مقابلہ میں تذکرہ کرنا "چہ نسبت خاک را با عالم پاک" کا مصداق ہے مولانا نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مرزائیوں کے ساتھ مکمل اقتصادی و عمرانی بائیکاٹ کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے فرمایا کہ بہاولپور کے علماء کرام، عوام و خواص عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ اس سرزمین اور اسی مسجد (جامع مسجد الصادق) میں امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ، قطب الاقطاب مولانا خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ جیسی عظیم المرتبت شخصیات نے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کے لیے جدوجہد کی۔ حضرت کشمیریؒ نے اسی مسجد میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا میرے نامہ اعمال میں اور تو کوئی نیکی نہیں تھی صرف یہی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا طرفدار بن کر آیا ہوں، میرا اور آپ کا فریضہ ہے کہ ہم بھی علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے جانبدار اور طرفدار بن جائیں کیونکہ ساری نیکیاں ایک طرف اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانبدار ہونا ایک طرف۔ مولانا جالندھری نے فرمایا قادیانی فتنہ ایک صدی سے مسلمانوں کے لیے پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت مذہبی ہے اور دوسری سیاسی۔ مرزائیت، یہودیت اور عیسائیت کی بدترین بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اس کا اصل علاج وہ تھا جو جرمنی میں ہٹلر نے یہودیوں کے ساتھ کیا تھا یعنی چن چن کر یہودیوں کو قتل کیا۔ یہ یہودیت کا چربہ ہیں۔ جیسا کہ مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ نے کہا۔ اور علامہ نے ۱۹۳۵ء میں انگریز سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کو سے علیحدہ اقلیت قرار دی جائے جہاں تک اس کی مذہبی نوعیت کا تعلق ہے تو ایک زمانہ تھا کہ ہم نے مسلمانوں کو قادیانیت سمجھائی۔ اب الحمدللہ قادیانیت جا رہی ہے۔ اگرچہ قادیانی باقی ہیں ان کا استحصال کرنا ہم سب کا فریضہ ہے۔ جب تک روئے زمین سے قادیانیت کا نام ونشان نہیں مٹ جاتا ہماری تحریک جاری رہے گی۔ کانفرنس سے روزنامہ نوائے وقت کے نمائندے جناب خلیل انور جمالی، مولانا عبدالکریم ندیم دین پوری، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ بہاولپوری، مولانا یار محمد عابد، مولانا محمد لقمان علی پوری، الحاج محمد حسن چغتائی اور حاجی اشفاق نے بھی خطاب کیا۔ رفیق دین پوریؒ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد احمد جالندھری نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ محمد اکمل شجاع آبادی نے مندرجہ ذیل قراردادیں پیش کیں۔

۱۔ ختم نبوت کانفرنس کا یہ عظیم اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مرکزی مجلس عمل کے تمام مطالبات فی الفور تسلیم کرتے ہوئے ارتداد کی شرعی سزا سزائے موت نافذ کی جائے۔ مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے لیے خلوص کے ساتھ تمام ذرائع بروئے کار لائے جائیں ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے "ودمین کمیشن" کے نام سے چند شرم وحیا سے عاری خواتین کی تنظیم نے قرآن کے نظام حدود تعزیرات کے خلاف بیان بازی کرکے کروڑوں مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ایسی ایمان وعمل سے عاری خواتین کے خلاف پرچہ درج کرکے سخت سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو قرآن وسنت کی تصریحات کے خلاف لب کشائی کی جرأت نہ ہوسکے۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے جواں سال نواسے قاضی شمس العارفین جنہیں اغوا ہوئے کافی عرصہ گزرنے والا ہے۔ ضلع ملتان کی انتظامیہ انہیں تلاش کرنے میں دلچسپی نہیں لے رہی۔ یہ اجلاس گورنمنٹ پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ علماء کرام کی جان ومال کا تحفظ کیا جائے۔ اور موصوف کی بازیابی کے لیے تفتیش کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ اجلاس میں مفتی شبیر، مفتی غلام فریدؒ، حاجی محمد مراد فیروزپوری، اور دیگر مرحومین کے لیے دعاء مغفرت کی گئی۔ اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

خانپور میں شیزان کا بائیکاٹ

گذشتہ دنوں ختم نبوت یوتھ فورس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام خان پور میں شیزان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کے سلسلے میں ایک احتجاجی جلسہ کیا۔ اور جلوس کیا۔ رحیم یار خان سے ختم نبوت یوتھ فورس کے جوانوں کی قیادت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد احمد صاحب، انجمن سپاہ صحابہؓ ضلع رحیم یار خان کے صدر ملک محمد اسحاق صاحب نے کی۔ رحیم یار خان سے ختم نبوت کے پروانوں کا یہ قافلہ خان پور میں چوک راشی مسجد پہنچا۔ چوک راشی مسجد میں احتجاجی جلسے سے مولانا محمد احمد، ملک محمد اسحاق، مولانا حبیب الرحمن درخواستی، مولانا عبدالکریم اور مولانا عبدالرؤف ربانی نے خطاب کیا۔ احتجاجی جلسے کے بعد یہ جلوس "ختم نبوت زندہ آباد" شیزان کا بائیکاٹ، بائیکاٹ کے نعرے لگاتے ہوئے سبزی منڈی سے ہوتا ہوا، چوک دین پور شریف پہنچا۔ ختم نبوت کے پروانوں نے لیاقت پور، فیروزہ اور خان پور میں مختلف دوکانداروں سے رابطہ قائم کیا۔ دوکانداروں نے شیزان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کا یقین دلایا۔ بعض دوکانداروں نے پہلے ہی شیزان کی مصنوعات بیچنا بند کردی تھیں۔

شادی کارڈ پر آیت قرآنی لکھنے پر ایک قادیانی زندیق کو چھ ماہ قید

اٹک (نمائندہ ختم نبوت) آج بعد از نماز عصر مدینہ مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ختم نبوت یوتھ فورس کی ایک ہنگامی میٹنگ زیر صدارت حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ ہوئی

جس میں مولانا سید منظور شاہ صاحب، مولانا حافظ محمد صدیق صاحب، مولانا محمد اکبر ساقی صاحب، مولانا عبداللہ صاحب مولانا امیر حمید صاحب، مولانا محمد شریف شاکر صاحب اور قاری گل امیر نے شرکت کی۔ اور اپنے اپنے بیان میں سٹی مجسٹریٹ جناب طارق جاوید کے اس فیصلے کو سراہا جس میں انہوں نے مبارک احمد قادیانی کو ۲ ماہ قید معطل کی سزا سنائی مجرم کے خلاف دفعہ ۲۹۸/ب کے تحت مقدمہ درج ہوا تھا۔ اس نے اپنی لڑکی کی شادی کے دعوتی کارڈوں پر قرآنی آیات لکھوا کر مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا۔ اگر مجسٹریٹ صاحبان اس طرح حق پر فیصلہ کرتے رہے تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ختم نبوت کے باغی پاک سرزمین کو چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس تمام کیس کی عدالتی پیروی جناب شیخ محمد اکرم ایڈووکیٹ نے بلا معاوضہ کی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو جزا خیر دے (آمین)

ساہیوال کے وڈیروں نے شیزان کی ترسیل بند کرنے کا وعدہ کر دیا

قادیانی ٹولہ نے نہ صرف پاکستان کی بقا و سلامتی کے لیے ایک مستقل خوفناک علامت کی شکل اختیار کر چکا ہے بلکہ اسلام کے روپ میں یہ وہ المیہ بن چکا ہے جس کا انسداد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس بھیانک اور خوفناک ٹولے کی سرپرستی کرنے والے شر کی علامت ہیں اور اس شیطانی ٹولہ کے خلاف برسرپیکار طبقہ خیر کی علامت ہے۔ ان لوگوں کا طریقہ کار ظاہراً سونے کی طرح چمکتی ہوئی شے معلوم ہوتا ہے مگر درحقیقت یہ زہر میں لپٹی ہوئی وہ گولیاں عوام خصوصاً نوجوان طبقے کو کھلانا چاہتے ہیں۔ جس کے زہر سے ان کا دین اسلام بُری طرح متاثر ہو۔

مختلف شہروں اور قصبات میں تعینات ان کے نمائندے جن کا نام انہوں نے مربّی اور مبلغ رکھا ہوا ہے نوجوان طبقہ کو مختلف خوبصورت طریقوں سے اپنے دام فریب میں پھنسا کر ان کے ... میں قادیانیت کے اثرات چھوڑ رہے ہیں ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ ان کے کسی مربّی یا مبلغ کی بات نہ سنے اور نہ ہی ان کی دعوت میں شریک ہو کر ان کی قربت حاصل کرے۔ شیزان کے خلاف جہاں ملک گیر مہم شروع ہے۔ اسی طرح ساہیوال ضلع سرگودھا اور اس کے مضافات میں بھی لوگ شیزان کی ہر قسم کے مصنوعات کے بائیکاٹ کا تہیہ کیے ہوئے ہیں۔ ساہیوال کے دو ڈیلرجن کے پاس شیزان کی مصنوعات خصوصاً بوتلیں آتی تھیں انہوں نے اس سیزن سے شیزان کا مال نہ لینے کا وعدہ کر لیا ہے۔ یہ دو نوں ڈیلر جن کے اسماء گرامی چوہدری محمد ادریس اور محمد لطیف ہیں انہوں نے آئندہ سے شیزان کی ترسیل بند کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ خدا انہیں جزائے خیر دے اور ان کی روزی میں برکت ڈالے ملک کے دیگر ڈیلران سے بھی اس قسم کے بائیکاٹ کی اپیل کی جاتی ہے۔

دارہ لاڑ کانہ میں قادیانیوں کا جلسہ پر پتھراؤ اور حملہ

نمائندہ ختم نبوت دارہ سے تقریباً دس کلومیٹر دور ایک گاؤں "گوریجیں" میں قادیانیوں نے مسلمانوں کے ایک مذہبی جلسہ پر حملہ کرکے پتھراؤ کیا اور مسلمانوں کو گالیاں بھی دیتے رہے مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف تھانہ میں رپورٹ درج کرا دی ہے دارہ پولیس نے ہنگامہ آرائی یا پتھراؤ اور مسلمانوں پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں ۶ قادیانیوں کے نام درج کیے ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ یار و، عیسو، جمل، نمبردار، عرف نعمت، شبیر اور عبدالرزاق پولیس نے انو قادیانیوں کے گاؤں الز آباد میں قادیانی ملزمان کو گرفتار کرنے کے لیے جب چھاپہ مارا تو تین ملزمان یار و گرو پٹ عیسو گرو پٹ اور شبیر گرو پٹ گرفتاری سے بچنے کے لیے ایک لیٹرین میں چھپ گئے، پولیس نے اپنا گھیرا سخت کر دیا آخرکار سخت جدو جہد اور تلاش کے بعد پاخانہ (ٹٹی خانہ) کے اندر چھپے ہوئے تینوں قادیانیوں ملزموں کو گرفتار کر لیا، چوتھا ملزم بھی گرفتار کر لیا ہے، جبکہ دو ملزم روپوش ہیں۔

یوم احتجاج

... مسجد چوک بخاری ... مولانا عبدالرحیم اور جامع مسجد فرزندیہ شکر گڑھ میں مولانا گل محمد توحیدی نے جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں خطاب کے دوران کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کی گمشدگی کی بازیابی میں حکومت کی ناکامی اس کا اہلی کا واضح ثبوت ہے لہٰذا قادیانیوں کے سرپرست حکمرانوں کو اپنے پیش رو اقتدار پرستوں کے انجام سے سبق حاصل کرنا چاہیے احتجاجی تقاریر میں مولانا اسلم قریشی کی جلد بازیابی اور قادیانی مجرموں کو برسرعام پھانسی دینے کا مطالبہ کیا اور حکمرانوں کو توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ ملک اور قوم کے غدار یہی شیزان کے بیہودہ وجود سے گھرے مراسم ہیں اور ان سے پاکستان کو شدید نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے لہٰذا ان پر کڑی نگرانی کی جائے علماء کرام نے مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کا پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا کہ ۵ سال مکمل ہو چکے ہیں لیکن ہنوز مسئلہ جوں کا توں ہے اور اسے جلد حل کرنے کا مطالبہ کیا۔

راجپوت خاندان کے گیارہ افراد کی قادیانیت سے توبہ ۔ فیصل آباد عالمی مجلس کے راہنما مولوی فقیر محمد کی مبارکباد

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے چک نمبر ۹۰ ج ب نزد سٹی شیر روڈ کے گیارہ قادیانی افراد کے اسلام قبول کرنے پر ان کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے تمام قادیانی غیر مسلموں سے اپیل کی ہے کہ وہ قادیانی مذہب چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔ انھوں نے کہا گذشتہ جمعے کے اجتماع میں مذکورہ بالا چک کے ایک راجپوت خاندان کے نصیر احمد، اس کی بیوی مسماۃ ناصرہ بی بی، طالب ندیم، یاسر عرفات، ... پسران نصیر احمد اور رفعت پروین انجم نصیر دختران نصیر احمد، راحت پروین، نگہت نسرین دختران نصیر احمد نے جامع مسجد کے خطیب مولانا حافظ محمد زاہد کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے اور قادیانی مذہب سے تائب ہو گئے ہیں۔ اس موقع پر تمام نمازیوں نے نصیر احمد اور اس کے خاندان کے دوسرے افراد کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد دی اور ان کے لئے استقامت کی دعا کی۔ یہ پہلا موقع ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اس چک کے ایک ہی خاندان کے گیارہ افراد نے قادیانی مذہب سے توبہ کی ہو

اخبار ختم نبوت

اس سے پہلے چک نمبر ۲۸ ۔ ۵ ب سرفہرم روڈ کے ایک خاندان کے آٹھ افراد قادیانی مذہب چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں، مولوی نذیر محمد نے امید ظاہر کی ہے کہ دیگر دیہاتوں کے قادیانی غیر مسلم بھی عنقریب دھڑا دھڑ اسلام قبول کر لیں گے اور قادیانی گمراہ مذہب سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے۔

قادیانی ملزم کی درخواست ضمانت مسترد کر دی گئی

ننکانہ صاحب: علاقہ مجسٹریٹ چوہدری مختار احمد نے ایک قادیانی شخص کی درخواست ضمانت مسترد کر دی۔ واقعات کے مطابق قادیانی ملزم شبیر ولد احمد دین قادیانی نے موضع سید والا میں اپنی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ مقامی پولیس نے مجلس تحفظ ختم نبوت سید والا کے سرپرست رانا غلام محمد کی درخواست پر زیر دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت مقدمہ درج کر کے قادیانی ملزم شبیر کو گرفتار کر لیا۔ اور گذشتہ روز علاقہ مجسٹریٹ چوہدری مختار احمد نے ملزم کی طرف سے دی جانے والی درخواست ضمانت مسترد کر دی، عدالت نے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ کسی مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانا ایک سنگین فعل اور قابل مذمت جرم ہے۔ لہٰذا ان حالات میں ملزم ضمانت کا مستحق نہیں ہے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سید والا کی طرف سے چوہدری محمد امین ایڈووکیٹ اور محمد امین بھٹی ایڈووکیٹ نے پیروی کی جبکہ قادیانی ملزم کی طرف سے رائے احمد علی ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔

بٹ گرام میں شیزان کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ

بٹ گرام (نمائندہ ختم نبوت حبیب الرحمٰن کے قلم سے) ملک بھر کی طرح تحصیل بٹ گرام سب ڈویژن دوکانداروں نے شیزان کی مصنوعات (مشروبات، اچار، چٹنی) کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ رسالہ ختم نبوت کے بٹ گرام میں زور سے اس قسم کے مصنوعات کا بائیکاٹ جاری ہے۔ علاقہ بھر کے علمائے کرام نے اس ضمن میں جمعہ کے اجتماعات میں عوام کو شیزان کے مصنوعات کے بائیکاٹ کی تلقین کی، ان علماء میں خطیب جامع مسجد بٹ گرام حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب، خطیب مدنی مسجد حضرت مولانا نجم الدین صاحب، خطیب گاؤں بٹ گرام اور قاری گلاب صاحب شامل ہیں۔

شاہ تاج شوگر مل سے کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا گیا

منڈی بہاؤالدین (نامہ نگار) شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین سے تین کلومیٹر پر واقع ہے، اس میں گیارہ سو مزدور کام کرتا ہے، نو سو کے قریب مسلمان مزدور ہیں اور دو سو قادیانی ہیں، بڑے افسران تمام قادیانی ہیں، اس مل میں ایک قادیانی عبادت گاہ بھی ہے، یہ عبادت گاہ کوٹ نواب شاہ میں ہے اس عبادت گاہ سے قرآنی آیات، کلمہ طیبہ۔ اے سی منڈی بہاؤالدین خالد زمان ملک کے حکم سے محفوظ کر لئے گئے ہیں۔

فیصل آباد کے سانحہ میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے

دلیوالہ ۔ چوہدری غلام مصطفیٰ کونسلر و لیبر ضلع جھنگ نے ضلعی نمائندہ انٹرنیشنل ختم نبوت سے ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ آج کے دور میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عالم اسلام کے ایمان کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہے۔ قادیانیت کے متعلق آپ نے فرمایا، یہ عالم اسلام کا ناسور ہے۔ مرزائی بھر کا نظریات کا دفاع تو ہو سکتا ہے مگر مسلمانوں سے اس کا کسی قسم کا تعلق قائم نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت پاکستان نے قادیانیوں کو اہم کلیدی اسامیوں پر فائز کر رکھا ہے جو باعث حیرت ہے حالانکہ قادیانیوں کے نہ تو اس ملک میں بحیثیت قادیانی مردم شماری میں اعداد درج ہیں، نہ اس ملک میں ان کا درجہ اقلیتوں میں درج ہے۔ قادیانی ملک کے قانون کا کھلم کھلا مذاق اڑاتے اور توہین کرتے ہیں مگر حکمران ان کی ایسی نازیبا حرکات پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ قادیانیوں کو جب بھی موقع ملا تو وہ اس ملک کو توڑ کر اکھنڈ بھارت بنا دیں گے۔ فیصل آباد راولپنڈی کے حادثہ میں اگر گہری تحقیق سے تفتیش کی گئی تو فوج کے عہدوں پر فائز قادیانیوں کا ہاتھ نظر آئے گا۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ملک عزیز پاکستان کو بچانے کے لئے قادیانیوں کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور اسلم قریشی کیس کو ہنگامی بنیادوں پر حل کیا جائے۔

شجاع آباد میں شیزان کے خلاف مہم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مقامی جماعتی احباب خواجہ عزیز الرحمٰن اور فتح محمد خان کے ساتھ شجاع آباد شہر کے جنرل

تحفۃ الہند

ایک نایاب کتاب

جسے پڑھ کر امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی

اور ہزاروں ہندو اور سکھ مسلمان ہوئے۔

یہ عظیم کتاب مکتبہ مدنیہ کی وساطت سے پاکستان میں چوتھی مرتبہ شائع ہو گئی ہے

قیمت ~~۳۰~~ نہ ~~۲۵~~ صرف ۱۲ روپے

سائز ۲۰×۲۶/۸ صفحات ۱۶۸، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت چھپائی، تاجر حضرات کے لئے خصوصی رعایت

نوٹ ۱۲ روپے کے منی آرڈر وصول کرنے کے بعد اطلاع آپ کو ہوگا

مکتبہ مدنیہ

اسٹوروں کے مالکان اور مشروب فروشوں سے ملاقات کی۔ اور انھیں بتلایا کہ شیزان قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے جو ماہانہ لاکھوں روپے ربوہ بھیجتی ہے، جو مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ شجاع آباد کے دکانداروں نے یقین دلایا کہ اب نہیں وہ شیزان کے مشروبات شربت وغیرہ فروخت نہیں کریں گے۔

مولانا زاہد الراشدی کی دفتر کراچی تشریف آوری

کراچی: پچھلے دنوں جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی راہنما مولانا زاہد الراشدی دفتر کراچی تشریف لائے، انھوں نے مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی سے تبادلۂ خیال کیا۔

اظہارِ تعزیت

کراچی: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی صاحبزادی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا عزیز الرحمٰن کی بڑی ہمشیرہ محترمہ پچھلے دنوں ملتان میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت امیر مرکزیہ مولانا خان محمد دامت برکاتہم، حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور جماعت کے تمام مبلغین و کارکنان حضرت مولانا عزیز الرحمٰن اور ان کے اہل خاندان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے اور روح کو جنت الفردوس عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ ختم نبوت مولانا موصوف کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

بقیہ:	معجزات

باہر نہ نکل سکیں، پھر ایک ایک دروازہ کھولتے ہوئے ابورافع کی خوابگاہ تک پہنچے، ابورافع اپنے بال بچوں کے درمیان سویا ہوا تھا اور تاریکی کی تاریکی کے باعث اس کا پہچاننا مشکل تھا، چنانچہ عبداللہؓ نے ابورافع کو پکارا، ابورافع نے جواب دیا کہ کون ہے؟ آواز کی جانب بڑھ کر عبداللہ نے تلوار چلائی مگر وار خالی گیا، ابورافع چلایا، پھر خاموش ہوگیا، تھوڑی دیر بعد عبداللہ نے آواز بدل کر ہمدردی کے لہجہ میں پوچھا کہ کیا ہے اے ابورافع! اس نے اپنا آدمی جان کر کہا کہ تو کہاں تھا؟ ابھی میرے اوپر کسی نے تلوار سے حملہ کیا تھا۔

ابورافع کی آواز سے اندازہ لگ گیا کہ وہ کس جگہ سو رہا ہے۔ چنانچہ قریب جا کر عبداللہ نے ایسا ہاتھ مارا کہ اس کا کام تمام ہوگیا، اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر زور سے دبایا، اس کو مار کر عبداللہ باہر آئے، چاندنی رات میں زینہ سے اتر رہے تھے، ابھی ایک زینہ باقی تھا اور انہیں معلوم ہوا کہ زمین تک پہنچ گیا، چنانچہ ایک زینہ کے اوپر سے گر گئے، اور پھر وہ واقعہ پیش آیا جس سے آنحضورؐ کے مبارک ہاتھ کا معجزہ ظاہر ہوا کہ آپؐ نے ہاتھ پھیرا، اور پنڈلی پر مسح کیا اور عبداللہؓ کی پنڈلی درست ہوگئی۔

بقیہ:	اداریہ

یہ وہی مرزا طاہر ہے جس کے دادا مدعی الوہیت مدعی نبوت، مدعی مسیحیت و مہدویت مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے معجزات کا انکار بھی کیا اور تمسخر بھی اڑایا چنانچہ وہ لکھتا ہے :۔

"ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور بیماری کا علاج کیا ہو مگر بد قسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزہ کی پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے یہ فیصلہ کر دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا ہو تو وہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ از مرزا قادیانی)

اس مسئلہ پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے ہم صرف اسی ایک موسے پر اکتفا کرتے ہیں ——— اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی اپنے ڈاکٹروں کے ہاتھ پر تو معجزات کا صدور مانتے ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کا معجزات اپنی ناقص عقل کے ترازو میں تول کر انکار کر دیتے جیسا کہ مرزا طاہر کے مذکورہ بالا بیان سے ظاہر ہے۔ قادیانی اگر تعصب سے بالاتر ہو کر ہی اس مسئلہ پر غور کر لیں تو یہی ایک بات ان کی ہدایت کا سبب بن سکتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا فرمائے۔ اور صراط مستقیم پر چلائے۔ (آمین)

بقیہ:	قارون کا قصہ

تھے واقعی) اگر ہم پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہ ہوتی تو ہم کو بھی دھنسا دیتا (کہ گنہگار تو آخر ہم بھی ہیں ہی) بس جی معلوم ہو گیا کہ کافروں کو فلاح نہیں ہے دو گھڑی چند روزہ زندگی کے مزے لوٹ لیں (بیان القرآن تفخیر)

بقیہ:	امیر شریعت

مرزائی قیادت نے شاہ جی کا سامنا نہ کیا بلکہ چور دروازے سے کوئی گڑ بڑ اور انالحکمہ چور دروازے سے گھس کر مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں پاکستان کے اندر کلیدی اسامیوں پر تعینات ہو کر ملک جیسی قوت بن چکے ہیں۔ اسلام کے خلاف سوشلزم، کمیونزم اور دہریت کے پرچار میں مشغول ہیں تا کہ سادہ لوح مسلمانوں کو صراط مستقیم سے ہٹا سکیں۔ ربوہ کو پاکستان کے خلاف اسرائیل کا درجہ دے کر اسلام کے خلاف کھلم کھلا بغاوت کر رہے ہیں۔ نوجوان نسل جو بے راہروی کا شکار ہے کو جذبہ حب الوطنی اور اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ کر رہے ہیں اور قادیانی تخریب کاری روز بروز بڑھ رہی ہے اس کا قلع قمع کرنے کے لئے ہم کمربستہ ہو جائیں اور مرتد لوگوں کے خلاف جہاد عمل کا اعلان کریں۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

بقیہ: شہادت اعضاء

کمال کو حکم دیا جائے گا کہ ان کے ذریعہ سے جن جرائم کا ارتکاب کیا تھا بیان کریں۔ چنانچہ ہر ایک عضو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے گویا ہو گا اور ان کے جرموں کی شہادت دے گا۔

پس ہمیں روزانہ رات کو سونے سے پہلے اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیے کیونکہ۔

وقت ہونے پر پرچھائیں لیں گے منتقل
وقت سے پہلے کر لو حساب زندگی کا
زندگی بے بندگی شرمندگی

بقیہ: حضرت جابر بن عبداللہ

نہیں ہے تو وہ اپنی ماں حضرت اسماءؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اماں جان میرے ساتھی ایک ایک کر کے الگ ہو گئے میرے بیٹوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ جو چند جاں نثار ساتھی رہ گئے ہیں۔ ان میں بھی مقابلہ کی تاب نہیں ہے۔ ہمارے دشمن ہمارے ساتھ رعایت کرنے پر آمادہ ہے۔ ایسی حالت میں آپ کیا فرماتی ہیں؟ اس موقع پر صدیق اکبرؓ کی بیٹی نے آمادہ بقتل بیٹے کو جو جواب دیا اس پر عورتوں کی تاریخ ہمیشہ فخر کرتی رہے گی فرمایا بیٹے تم کو اپنی حالت کا خود اندازہ ہو گا اگر تم حق پر ہو اور حق کے لئے لڑتے ہو تو اب بھی اس کے لئے لڑو کہ تمہارے بہت سے ساتھی نے اس کے لئے جان دی ہے اگر دنیا طلبی کے لئے لڑتے تھے تو تم سے برا کون خدا کا بندہ ہو گا کہ خود اپنے کو ہلاکت میں ڈالا اور اپنے ساتھ کتنوں کو ہلاک کیا اور اگر یہ عذر ہے کہ حق پر ہو لیکن اپنے مددگاروں کی وجہ سے مجبور ہو گئے ہو تو یاد رکھو شریفوں اور دینداروں کا یہ شیوہ نہیں ہے۔ تم کب تک دنیا میں رہنا ہے جاؤ حق پر جان دے دو۔ دنیا کی زندگی سے ہزار درجہ بہتر ہے یہ جواب سن کر عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا اماں جان مجھے خوف ہے کہ میرے قتل کے بعد حجاج میری لاش کو مثلہ کر کے سولی پر لٹکائیں گے۔ بہادر ماں نے جواب دیا بیٹا ذبح ہونے کے بعد بکری کو اپنی کھال کھینچنے سے تکلیف نہیں ہوتی۔ جاؤ خدا سے مدد مانگ کر اپنا کام پورا کرو۔ اس کے بعد ابن زبیرؓ نے اپنی پیشانی پیش کی۔ حضرت اسماءؓ نے فرمایا میں ہر حالت میں صبر و شکر سے کام لوں گی پھر بیٹے کو دعائیں دیں گلے لگا کر رخصت کیا کہ جاؤ بسم اللہ اپنا کام پورا کرو۔ ماں سے رخصت ہو کر ابن زبیرؓ سیدھے رزمگاہ میں پہنچے بڑی شجاعت سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے ابن زبیرؓ کا خدشہ بالکل صحیح نکلا۔ حجاج بن یوسف نے ابن زبیرؓ کی لاش سولی پر لٹکائی۔ کئی دن بعد حضرت اسماءؓ کا گزر ادھر سے ہوا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کی لاش کو دیکھ کر فرمایا! ابھی یہ شہسوار سواری سے نہیں اترا۔

بقیہ: عورت پر ظلم

نہیں کرتی اور نہ اس کی تعمیل پر یقین رکھتی ہے اور اس طرح کھلی ہوئی حکم عدولی یا سرکشی کا رویہ اپنایا جاتا ہے اور ان کا یہ رویہ ان کی بد اخلاقی یا آپس کے میل محبت کے نہ ہونے سے پایا جاتا ہے کبھی اس کی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ لڑکی کا سرپرست جبراً اسے شادی پر مجبور کرتا ہے حالانکہ وہ دل سے اس کے ساتھ نکاح پر راضی نہیں ہوتی ہے۔ پھر وہ زور زبردستی کا جال بچھاتا ہے اور دو گواہ ایسے تیار کر لیتے ہیں جو اس کی جھوٹی گواہی دیتے ہیں یا سرپرست لڑکی کو شرعی عدالت میں حاضری کے لئے مجبور کرتا ہے یا کسی قاضی کو پڑھا سکھا کر راضی کیا جاتا ہے۔ اور عقد کی کارروائی اس کے سامنے کی جاتی ہے ناچار وہ اپنی رضامندی ظاہر کرتی ہے۔ حالانکہ اندر سے وہ مجبور محض ہوتی ہے

اور ظاہر ہے جس شادی کا ڈھانچہ جبراً و اکراہ اور ناراضگی پر استوار ہو گا۔ اس کا انجام افتراق، جدائی اور جھگڑا ہو گا اور یہ تعلق بھی تادیر باقی نہیں رہے گا اور پھر دونوں طرف سے شکوہ شکایات کا بازار گرم ہو گا۔

شقاق اور نفاق کے منجملہ اسباب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بسا اوقات بیوی کمسن اور شوہر سن رسیدہ ہوتا ہے اور فطری بات ہے کہ نوجوان دوشیزہ کسی بوڑھے کھوسٹ کی طرف ہرگز مائل نہیں ہو سکتی پھر میاں بیوی سے نزاع شروع ہوتا ہے اور معاملہ عدالت تک پہنچتا ہے اور سرپرست کی ہٹ دھرمی اور دباؤ سے جو نکاح عمل میں آتا ہے اور سرپرست اس کے انجام سے صرف نظر کرتا ہے اس کے نتیجہ میں سنگین اور خطرناک صورتحال سامنے آتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ شوہر کے ساتھ رغبت نہ ہونے کی وجہ سے کبھی اپنا کوئی آشنا ڈھونڈ لیتی ہے اور پھر گناہ اور رذیل حرکتوں میں پھنس جاتی ہے۔ اور اگر اسے کوئی راستہ نظر نہیں آتا اور گلو خلاصی کی کوئی صورت نہیں پاتی تو وہ کبھی اپنے خلاف کوئی جرم یا خودکشی کا اقدام کر بیٹھتی ہے یا اپنے شوہر کے خلاف ایسا کوئی اقدام کر ڈالتی ہے اور اس طرح جاہل سرپرستوں کی ناعاقبت اندیشی کا مآل یہ ہوتا ہے کہ گھر کا گھر تباہ و برباد ہو جاتا ہے۔ یہ سرپرست کبھی یہ عذر لنگ پیش کرتے ہیں کہ ہونے والا شوہر لڑکی کا کفو نہیں ہے۔ یا اس کے قبیلہ کا ہم پلہ نہیں ہے اور پھر شادی رک جاتی ہے عمر ڈھلتی جاتی ہے اور گناہ کی کھائی ان کا انجام ہوتی ہے اس لئے کہ عمر زیادہ ہونے سے یا تو لڑکی ناپسندیدہ قرار پاتی ہے یا پھر کسی کے پلے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور اس زندگی کے سیاہ دور کا حسرت ناک انجام شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ناقابل برداشت مشکلات میں دن رات گھری جاتی ہیں اور اس کی زندگی تلخ سے تلخ تر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ نہ اسے دن کا سکون ہوتا ہے نہ رات کا آرام! اس لئے سرپرستوں کو اپنی لڑکیوں کے بارے میں بڑی فکر اور خدا سے ڈرنے کی ضرورت ہے انہیں چاہیے کہ وہ خدا کا خوف کریں۔ مرد اپنی بیویوں کے حقوق بلا کم و کاست ادا کریں۔ عورتیں مردوں کے حقوق ادا کریں۔ اور اس حقیقت کو ذہن نشین کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے حق سے متعلق بکثرت آیات قرآن پاک میں پیش فرمائی ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد احادیث میں ان کا ذکر کیا ہے۔ متعلقہ آیات یا روایات کے جو پہلے گزریں۔ یہ ایک حدیث ان کے لئے کافی ہے جس میں آپ نے فرمایا۔ عورتوں کے ساتھ (حسن سلوک) کی تاکید کرو۔ کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی طرف سے امانت کے طور پر لیا ہے اور اللہ کے کلمہ (حکم) کے مطابق ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے

صراحت آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمائی

کوئٹہ میں بھی شیزان کا بائیکاٹ ہے

محمد نوید ..... طوغی روڈ کوئٹہ:

آج سے سات دن پہلے حاجی عبداللہ جان سے ہفت روزہ ختم نبوت لے کر پڑھنے کا اتفاق ہوا بہت خوشی ہوئی آپ نے یہ رسالہ جاری کر کے مرزائیوں کے ناک میں دم کر رکھا ہے خدا آپ کو کامیابی عطا فرمائے رسالہ یہاں خوب چلتا ہے۔ اور کوئٹہ میں بھی شیزان کا بائیکاٹ ہے

طبّی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطبّ صدّیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدّیقی
○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۵۹۹
اوقاتِ مطب
○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ — تا — ۱۲ ، ۵ — تا — ۸ ○ موسم سرما ۹ — تا — ۲ ، ۵ — تا — ۷
○ غرباء کیلئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں، مُلاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھُولیں ○ باہر اور دُور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم، ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم، ۳: عام امراض کا فارم، ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدّیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
قادیانیو! سچے دل سے مُسلمان ہوجاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کرلو۔

ہمدرد نائے چائے

رنگ
خوشبو
اور ذائقہ
ہر گھونٹ میں لذت
ہر جگہ باآسانی دستیاب
ہمدرد نائے پاک پرائیویٹ لمیٹڈ
پوسٹ آفس بکس نمبر ۸۱ ۳۳ کراچی نمبر ۲۷

طبّی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ
ختمِ نبوّۃ
سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء
الحاج قاری حکیم محمد یُونس [ایم اے]
چشتی، نقشبندی، مجدّدی
رجسٹرڈ کلاس اے
ھُوالشافی — افتخارُالاطباء
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز "انگریزی علاج" سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمدللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سُچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔
اوقاتِ مطب
موسمِ گرما ۷ تا ۲ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نماز عصر تا نماز عشاء، جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نماز عصر تا ۹ بجے رات
دواخانہ ختمِ نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عید کے بعد!

اُن لوگوں کے یاد میں جو سانحۂ اوجڑی کیمپ راولپنڈی، اور مورخہ ۸ مئی کو خواجہ اجمیر نگری کراچی میں ہولناک قتل و غارت گری کی نذر ہوگئے۔ ان کے ساتھ ۲ شوال مطابق ۲۰ مئی بروز جمعہ، میری عزیز ترین ہمشیرہ نے شدید علالت کے بعد وفات پائی۔ عید کے موقع پر رنج والم کے ان روح فرسا واقعات نے دل ودماغ پر جو اثرات چھوڑے وہ ان اشعار کی صورت میں صفحۂ قرطاس پر منتقل ہوگئے "

لائی ہے اک ہجومِ غم صد ہزار عید
لائے خدا نہ ایسی کبھی سوگوار عید
ارضِ وطن میں گرم ہے بازار کشت وخون
ملت کی بے حسی پہ ہے خود اشکبار عید
خوشیوں کی رُت جو آج غموں میں بدل گئی
ماتم کناں ہے، اب ہے غریب الدّیار عید
وہ دن کہاں گئے، وہ زمانہ کدھر گیا!!
جب تھی مسرتوں کا یمِ بے کنار عید!
حاصل نہیں ہے اہلِ وطن کو کہیں سکون
اہلِ وطن کا لے گئی صبر و قرار عید
وہ دن بھی تھے کہ ہم پہ زمانے کو ناز تھا
اپنے لئے تھی باعثِ صد افتخار عید!
جو خستہ دل کے واسطے راحت کا تھا پیام
دیکھا نہ اب کے وہ ترے رخ پہ نکھار عید
کیا اپنے دل پہ گزرے ہے کس کو بتائیں ہم
کیسے گزر رہے ہیں یہ لیل و نہار عید!
وہ اہلِ دل سب اپنی دکانیں بڑھا گئے
کرتے تھے سال بھر جو ترا انتظار عید!!

تبریکِ عید، نماز کی بھلا پیش کیا کریں
ہم کو تو کر گئی ہے بہت بے قرار عید

مسلم غازی